بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
و علی عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۷ شمارہ ۳۵

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd No. P 67

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

۴ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۲۹ ظہور ۱۳۴۷ ہجری شمسی ۲۹ اگست ۱۹۶۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ ظہور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۷ ظہور کی کراچی سے آمدہ رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور انور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

قادیان ۲۷ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ڈلہوزی تشریف فرما ہیں اور بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ پروگرام کے مطابق چند روز تک واپس دارالامان پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین

• حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ

• ہفتہ زیر اشاعت میں قادیان میں موسم خشک رہا۔ سوائے جزوی طور پر مطلع ابر آلود ہونے کے۔ اس ہفتہ بارش نہیں ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں اطلاع

از مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

کراچی کے سفر پر روانہ ہونے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں اپنی علالت کے بارے میں تفصیل سے ذکر فرمایا تھا اور احباب جماعت کو خاص دعا کی تحریک کی تھی۔

حضور کو ایک لمبے عرصہ سے نقرس کی تکلیف ہے جس کے دورے متعدد بار ۱۹۵۳ء تک ہوتے رہے تھے ۱۹۵۳ء کے بعد ایک لمبا عرصہ وقفہ رہا لیکن اچانک ۱۷ ہجرت ۱۳۴۷ ہش (۱۷ مئی ۱۹۶۸ء) کو دائیں گھٹنے میں نقرس کا شدید حملہ ہوا جس کی تکلیف تقریباً دو ہفتہ رہی۔ دو دن تو درد کی اتنی شدت رہی کہ حضور ایک لمحے کے لئے بھی رات کو سو نہ سکے۔ ڈاکٹروں کی تجویز کردہ دوائیں استعمال کی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تکلیف دور ہو گئی

ماہ احسان (جون) کے شروع میں شدید گرمی کے دوران جب ایک دن ملاقاتوں کا سلسلہ لمبا ہو گیا اور حضور دفتر کے برآمدے میں دوستوں سے ملاقات فرماتے رہے تو لُو لگ جانے کی وجہ سے Heat Stroke کا اثر ہو گیا۔ یہ بیماری ایسی ہے کہ اگر ایک دفعہ اس کا حملہ ہو جائے تو پھر ذرا سی گرمی بھی شدید تکلیف کا باعث بن جاتی ہے اور بار بار عود کرتی ہے۔ احسان (جون) کے وسط میں حضور نخلہ تشریف لے گئے اور بعد میں ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ جب وفا (جولائی) کے شروع میں ایک عزیزہ کی شادی میں شمولیت کے لئے ربوہ تشریف لائے تو دوبارہ Heat Stroke کی تکلیف ہو گئی

انہی دنوں میں حضور نے محسوس کیا کہ پیشاب خلاف معمول بار بار اور کثرت سے آ رہا ہے۔ قارورے کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں شکر آ رہی ہے۔ اسی دوران میں وزن بھی کم ہونا شروع ہو گیا چنانچہ تقریباً دو ماہ میں حضور کا وزن ۱۹۲ پونڈ سے گر کر ۱۶۲ پونڈ پر آ گیا گویا ۳۰ پاؤنڈ کم ہو گیا۔ اس کا ظاہری اثر واضح طور پر جسم میں کمزوری کی صورت میں نظر آنے لگا۔

اس فکر اور تشویش والی صورت حال کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کسی ماہر ڈاکٹر سے باقاعدہ معائنہ کروا کے مشورہ لیا جائے۔ چنانچہ کراچی تشریف لانے پر یہاں کے مشہور فزیشن ڈاکٹر شوکت سید صاحب کو طبی مشورہ کے لئے بلوایا گیا۔ انہوں نے حضور کا تفصیلی معائنہ کیا دل کا الیکٹرو کارڈیو گرام بھی لیا اور ان کی ہدایت کے ماتحت اور نگرانی میں خون، پیشاب اور پاخانہ کا تفصیلی معائنہ کروایا گیا۔

اس معائنہ کے نتیجہ میں معلوم ہوا کہ الحمدللہ دل کی حالت بالکل ٹھیک ہے۔ پھیپھڑے بالکل صاف ہیں اور دیگر اعضائے رئیسہ میں بھی کوئی بیماری یا نقص نہیں۔ البتہ خون میں یورک ایسڈ کی کچھ زیادتی ہے اور نقرس کے حملہ سے بچنے کے لئے اس کی طرف فوری توجہ کرنا ضروری ہے۔ نیز پیٹ میں Giardia قسم کے کیڑے بھی پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں خون میں شکر مقررہ حد سے زیادہ ہے جو پیشاب میں بھی خارج ہو رہی ہے اور حضور کو ذیابیطس Dia Betes Melitus کی تکلیف لاحق ہو گئی ہے۔

دوستوں کی اطلاع کے لئے معائنہ کا تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:-

Serum Cholesteral	213 mg %	Blood Urea	24 mg %
Serum Triglycerides	168.2 mg %	Serum Uric Acid	6.6 mg %
Urine Sugar	2.5 % Fasting	Serum Creatinine	2.6 mg %

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان عوارض کے لئے مناسب ادویہ تجویز کی ہیں نیز ہدایت کی ہے کہ غذا کا خاص خیال رکھا جائے اور غذا ایک خاص ضابطہ کے تحت مقررہ مقدار میں اوقات کی خاص پابندی کے ساتھ استعمال کی جائے۔

آئندہ ہر چار دن کے بعد خون کی شکر کا معائنہ کیا جائے گا جس سے جائزہ ہوتا رہے گا کہ شکر کی مقدار اپنی حد کے اندر آ گئی ہے یا نہیں؟ ان جائزوں کا سلسلہ کم از کم دو ہفتے جاری رہے گا۔

دوست جانتے ہیں کہ ذیابیطس کی بیماری کبھی مستقل صورت اختیار کر جاتی ہے اور اگر خاص ضبط اور پابندی نہ کی جائے تو اس کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جس سے بعض دفعہ دوسرے اعضاء بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔

حضور کے کندھوں پر جو بار ہے وہ کوئی معمولی بار نہیں۔ آپ کا کام دن رات کی مسلسل محنت توجہ اور قربانی چاہتا ہے اور ہم سب کا مشاہدہ ہے کہ کس طرح حضور ہمہ وقت اپنے مفوضہ فرائض بجا لانے میں مشغول ہیں۔ اور ہر وقت اسلام کی خدمت، سلسلہ کے کاموں اور احباب جماعت کی خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ان کے ہر دکھ اور درد میں شریک اور ان کی ضروریات کے پورا کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

لہٰذا ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و احسان سے حضور کو جلد شفا عطا فرمائے۔ ایسی کہ بیماری کا نام و نشان نہ رہے۔ ہمیں تدبیر کرنے کا حکم ہے اور اس حکم کی تعمیل میں ہر ممکن تدبیر کی جا رہی ہے لیکن ہمارا ایمان و یقین ہے کہ شفا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے حضور ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل اور مہربانی سے حضور کو ہر قسم کی بیماریوں اور آفات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ اِشْفِ اِمَامَنَا شِفَاءً کَامِلًا عَاجِلًا لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے
وزیر اعلیٰ میسور اسٹیٹ کی خدمت میں تحفہ قرآن کریم اور لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۱۲ ظہور ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲ اگست ۱۹۶۸ء کو وزیر اعلیٰ میسور اسٹیٹ جناب شری Verandra Patil ویریندر پاٹل صاحب کا یادگیر میں دورہ تھا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت یادگیر نے طے کیا کہ وزیر موصوف کی خدمت میں قرآن کریم اور احمدیہ لٹریچر تحفۃً پیش کیا جائے۔ چنانچہ موقع ملنے پر خاکسار اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری موصوف کی قیامگاہ پر پہنچے اور ملاقات کا وقت لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے بعد مندرجہ ذیل لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ۱- قرآن کریم انگریزی ۲- اسلامی اصول کی فلاسفی (بزبان کنڑی) ۳- What is Ahmadiyyat ۴- Ahmadia movement in India

وزیر موصوف نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے۔ بتایا گیا کہ یہ پوتر قرآن کریم اور احمدیہ لٹریچر ہے۔ موصوف نے احترام سے ہاتھ میں یہ تحفہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں پڑھنے کی توفیق دے اور نیک نتائج پیدا فرمائے آمین

خاکسار رفیق احمد مبلغ یادگیر میسور

ہفت روزہ بدر قادیان ★★★★★ ۲۹ ظہور ۱۳۴۷ ہش

ملّی معاملات سے مسلمانوں کی افسوسناک غفلت اور بے حسی

اسی پرچہ میں دوسری جگہ "اخبار و آراء" کے تحت ہم نے چند اقتباسات نقل کئے ہیں، جن میں معاصرین نے مسلمانوں کی ملّی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے ان کی نہایت درجہ غفلت اور بے حسی پر اظہارِ افسوس کیا ہے۔ اور ان امور کی نشان دہی کی ہے جن میں مسلمان ملتِ اسلامیہ کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان کا موجب بن رہے ہیں۔ یوں تو ہر زمانہ اور ہر قوم و ملت میں امیر اور غریب دونوں طبقے رہے ہیں۔ اور کسی کے لئے ممکن نہیں کہ اس طرح کے طبقاتی تفاوت کو کلّی طور پر ختم کر دے۔ مگر جہاں تک انسانی بس کا تعلق ہے باشعور افراد کا فرض سمجھا گیا ہے کہ قوم و ملت میں مسلسل ایسی کوششیں جاری رکھیں جن سے یہ طبقاتی تفاوت کم سے کم سطح پر آجائے۔ اس کی ایک عملی صورت یہ بھی ہے کہ جن افراد کو مالی فراوانی حاصل ہے اور وہ معاشی فکرمندیوں سے آزاد ہیں اپنے ان بھائیوں کا خیال رکھیں جو تنگ حالی کا شکار ہیں اور وہ معاشی پریشانیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح سمجھدار طبقہ اپنے اثر و رسوخ کے ذریعہ وعظ و تلقین کے ساتھ ان خرابیوں کے سدباب کی کوشش کرتا ہے جن میں معاشرہ کے افراد اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے منہمک ہیں۔

منقولہ اقتباسات میں عامۃ المسلمین کی جن افسوسناک غفلتوں اور بے حسی کی باتوں کی نشان دہی کی گئی ہے ان کا خلاصہ یہ ہے:-

باوجود کئی قسم کے مسائل سے دوچار ہونے کے اس وقت ہندوستانی مسلمان

۱۔ بد رسوم کے ساتھ ایسے چمٹے ہوئے ہیں کہ ان کو چھوڑنے کے لئے قطعاً تیار نہیں حالانکہ ایسی رسوم کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اس طرح وہ اسلام کی بدنامی کا بھی موجب بن رہے ہیں اور اپنی اقتصادی حالت کو بھی تباہی کی نذر کر رہے ہیں۔

۲۔ عامۃ المسلمین سینما بینی کے اس قدر دلدادہ ہیں کہ پردہ دار خواتین تک فلم بینی میں دلچسپی رکھتی ہیں۔

۳۔ مسلم گھرانوں میں صبح کے وقت جہاں سے پہلے تلاوتِ قرآن کریم کی آواز آیا کرتی تھی اب وہاں آزادانہ طور پر ریڈیو پر گانے سنے جاتے ہیں۔

۴۔ نئی پود کی تعلیم و تربیت کا کوئی خیال نہیں۔ بچوں کی تعلیم سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ غریب طبقہ تو بوجہ غربت اس کی طاقت نہیں رکھتا اور امیر اپنے غریب بھائیوں کی اعانت سے غافل ہیں۔

۵۔ امراء میں ملّی معاملات سے بے حسی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ کسی ایسے مشترکہ فنڈ میں حصہ لینے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ جس سے ہونہار غریب طالب علموں کی ٹیوشن فیس یا داخلہ امتحان کی فیس ادا کی جائے

۶۔ لڑکیوں کے لئے کوئی ایسی مرکزی درسگاہ نہیں جس میں پردہ کی رعایت کے ساتھ مسلمان لڑکیاں تعلیم حاصل کر سکیں۔

۷۔ ان سب باتوں کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان ترقی کے میدان میں برابر پچھڑتے جا رہے ہیں۔

یہ ایسا ناقابلِ تلافی نقصان ہے جو ہندوستانی مسلمانوں کو خود ان کے اپنے ہاتھوں پہنچ رہا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اس سے بچ بھی سکتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی جو صورتِ حال اس وقت سامنے ہے وہ بڑی ہی مایوس کن اور افسوسناک ہے۔

باوجودیکہ انہیں میں سے ایک حصہ مسلمانوں کی اس بدحالی پر بہت کڑھتا اور ان کے لئے سخت پریشان ہے مگر اپنے تئیں اس قدر بے بس پاتا ہے کہ سوائے غم کھانے اور افسوس کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر زیادہ گہرائی سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی ان ہی خرابیوں اور بدحالی کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ وہ سب پراگندہ بھیڑوں کی طرح ہیں اور ہر شخص اپنی مرضی کا آپ مالک ہے۔ ان پر کسی شخص کا بھی اب اثر نہیں جو ایک طرف ان کو بدحالی کی اس دلدل سے باہر نکالے اور دوسری طرف مثبت رنگ میں ان کے سامنے کوئی ایسا لائحہ عمل رکھے جس کے نتیجہ میں ان کی حالت سدھر جائے۔

ہندوستان میں بسنے والے ان ہی پانچ چھ کروڑ مسلمانوں میں احمدی مسلمان بھی ہیں مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ احمدیہ جماعت کے افراد کی حالت ان لوگوں سے قطعی طور پر مختلف ہے۔ جب ہم ہندوستانی مسلمانوں کے بارہ میں معاصرین کے اس بیان حقیقت تجزیہ کا اسی ملک میں بسنے والے احمدی افراد سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمارے دل خدا تعالےٰ کے شکر و امتنان کے جذبات سے بھر جاتے ہیں جس کے غیر معمولی فضلوں کے صدقے جماعت کو یہ امتیازی شان حاصل ہوئی۔ اور بے اختیار دل کی گہرائیوں سے ان پاک اور برگزیدہ وجودوں کے لئے دعائیں نکلتی ہیں جن کی قوتِ قدسی، توجہ روحانی اور شب و روز کی تربیت کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ کا ہر ممبر ان ذمہ داریوں کا بخوبی احساس رکھتا ہے جو ملکی اور قومی فرائض کی ادائیگی کے بعد ملّی اور جماعتی لحاظ سے ان پر عاید ہوتی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان سب سے بہت حد تک سرخرو ہو رہے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے ابھی اشارہ کیا اس زبردست امتیازی شان کی اصل وجہ ایک ہاتھ پر سب افراد جماعت کا جمع ہونا اور روحانی لحاظ سے ایک واجب الاطاعت امام کے تابع فرمان رہ کر ان سب تقاضوں کو پورا کرنا ہے جو امتِ مسلمہ کا فرد ہونے کے لحاظ سے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

اگرچہ احمدیہ جماعت مجموعی طور پر غریبوں کی جماعت ہے مگر جماعت میں ایسے افراد جو مالی لحاظ سے نسبتاً اچھی پوزیشن رکھتے ہیں وہ بھی غریب المزاجی کے لحاظ سے اپنی دولت کو خدا کی دین جانتے ہیں۔ اور اس میں سے جماعتی ضروریات کے علاوہ اپنے غریب بھائیوں کا حصہ نکالنے میں کبھی تساہل نہیں کرتے۔ روحانی طور پر اچھی تعلیم و تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ جب بھی مرکز کی طرف سے کوئی مالی تحریک کی جاتی ہے جماعت کے امراء شرح صدر سے حصہ لیتے ہیں۔ ہاتھ سے دے کر دل میں ایک روحانی مسرت پاتے ہیں۔ بلکہ بعض نیک دل آسودہ حال افراد کے خلوص اور محبت کی حالت تو یہاں تک مشاہدہ میں آتی ہے کہ وہ ہر وقت ایسی راہوں کی تلاش میں رہتے ہیں جن سے وہ اپنے بھائیوں کی اور زیادہ مدد کر سکیں۔

اسی طرح خدا کا شکر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو ہر قسم کی بد رسوم سے بچا لیا۔ ہمارے ہاں نہ تو عقیقہ اور نہ شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبات پر روپیہ برباد کیا جاتا ہے اور نہ ہمارے ہاں عرس منائے جاتے ہیں۔ البتہ جماعت کی علمی اور روحانی تربیت و اصلاح کے لئے مرکز سلسلہ میں ہر سال سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ جس میں دور دراز سے احباب شرکت کرتے ہیں اور ان مخصوص دنوں میں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ساتھ اپنی روحوں کو مصیقل کرنے اور دینی باتوں کے سننے سنانے میں ہمہ وقت لگے رہتے ہیں۔ جن سے ان کی علمی اور روحانی بصیرت ترقی کرتی ہے۔ اسی طرح ان مقدس دنوں کو پورا کر کے جب وہ اپنے وطنوں کو لوٹتے ہیں تو ان کے دلوں میں تازہ ایمان اور دین کی محبت پہلے سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور وہ ملک و ملت کے لئے ایثار اور قربانی کا ایسا سبق پڑھ کر جاتے ہیں کہ ان کے سینوں میں مسابقت کی روح اپنا گھر کر لیتی ہے —!!

جملہ افرادِ جماعت کو اسلامی تعلیم کا پابند رہ کر ملک کے اچھے شہریوں کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اور جماعتی تنظیم کے تحت سب کی نگرانی بھی کی جاتی ہے (باقی صفحہ ۱۲ پر)

انسان خدا تعالیٰ کی تجلیات اور زبردست نشانوں کا محتاج ہے

اس کے بغیر انسان کے ایمان میں تازگی اور پختگی نہیں آتی

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یقین جانو کہ کوئی شخص گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت کامل نہ ہو۔ یہ گناہ اور طرح طرح کے معاصی جو چاروں طرف دنیا میں بھرے پڑے ہیں ان کے دور کرنے کے واسطے صرف خشک ایمان کافی نہیں۔ کیا وہ خوفِ خدا جیسا کہ چاہیئے دنیا میں موجود ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اصل میں انسان نفسِ امّارہ کی زنجیروں میں ایسا جکڑا ہوا ہے جیسے کوئی چڑیا کا بچہ ایک شیر کے پنجہ میں۔ جب تک اس نفس کے پنجے سے نجات نہ پاوے تب تک تبدیلی محال ہے۔ اور گناہ سے بچنا مشکل۔ مگر یاد رکھو اگر ابھی ایک بیتابی کا زلزلہ آجاوے اور در و دیوار اور مکان کی چھت لرزنے لگے تو دلوں پر ایک ایسی ہیبت طاری ہوگی اور ایسا خوف دلوں پر چھا جائے گا کہ اس وقت گناہ کا خیال تک بھی دلوں میں نہ رہے گا۔ ایک خطرناک مہلک مرض کے وقت جو حالت انسان کی ہوتی ہے وہ امن اور آرام و آسائش کی زندگی میں ہرگز ممکن نہیں۔

انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ کی تجلیات اور زبردست نشانوں کا محتاج ہے۔ ضروری ہے کہ خدا کوئی ایسی راہ پیدا کرے کہ انسان کا ایمان خدا تعالےٰ پر تازہ اور پختہ ہو جاوے۔ اور صرف زبان تک ہی محدود نہ رہے بلکہ اس ایمان کا اثر اس کی عملی حالت میں بھی ظاہر ہو جاوے۔ اور اس طرح سے انسان سچا مسلمان ہو جاوے اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں الہاماً فرمایا

چو دورِ خسروی آغاز کردند — مسلماں را مسلماں باز کردند

یہ خدا کا کلام ہے۔ آجکل اگر عمیق نظر اور غور سے دیکھا جاوے تو زبانی ایمان ہی کثرت سے نظر آوے گا۔ پس خدا کا یہی منشاء ہے کہ لفظی اور زبانی مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جاوے"

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء)

خطبہ جمعہ

دُنیا کی اصلاح اور اسلام کی تعلیم کو پھر رائج کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے تمہارے سپرد کیا ہے

جب تک تم اس تعلیم کو اپنے نفس میں رائج نہیں کر لیتے تم اسے دنیا میں بھی رائج نہیں کر سکتے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودہ ۹ اخاء ۱۳۳۲ ہش مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۵۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
کچھ لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو

خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور

ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور نہیں ہوتے یا یوں کہو کہ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور نہیں۔ مامور سے میری مراد وہ انسان نہیں جس کو خدا تعالےٰ الہام کر کے کسی خاص مقصد کے لئے کھڑا کرتا ہے بلکہ اس سے مراد اس کے عام عربی معنے ہیں کہ کسی شخص کو ایک علم دیا گیا ہو۔ پس مامور کے معنی ہیں وہ جسے حکم دیا گیا۔ کوئی کام سپرد کیا گیا۔ مثلاً ایک سپاہی کو کسی جگہ کھڑا کیا گیا ہو اور اسے یہ حکم دیا گیا ہو کہ وہ کسی کو دروازے سے اندر نہ آنے دے۔ اس کے پاس اس کا کوئی عزیز رشتہ دار یا دوست آتا ہے اور یہ خواہش کرتا ہے کہ میں تمہارا عزیز ہوں، رشتہ دار ہوں یا دوست ہوں مجھے اندر جانے کی اجازت دو تو وہ کہتا ہے میں مجبور ہوں، میں مامور ہوں۔ مجھے یہاں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ کسی کو اندر نہ جانے دوں اس لئے میں آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ گو وہ سپاہی بھی ایک مامور ہے پھر

ایک مامور وہ ہوتے ہیں

جن کو خدا تعالےٰ دنیا میں مبعوث کر کے بھیجتا ہے تا وہ دنیا تک اس کا پیغام پہنچائیں یا اس کے پیغام کی اشاعت کریں اور ہر ایک شخص اور ہر قوم مامور ہوتی ہے جس کو کسی خاص مقصد کے لئے کھڑا کیا گیا ہو۔ پس ہر مرسل، ہر نبی اور ہر وہ شخص جس کو دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا گیا ہو اور ان سے اتر کر ظلی طور پر ملہم الیہ اور ہر مصلح مامور ہے۔ پھر ان کے ساتھ ان کی جماعتیں بھی مامور ہوتی ہیں یعنی ان کے سپرد بھی ایک خاص مقصد ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں آیا کہ خدا نے اسے مامور کیا ہو اور اس کی جماعت مامور نہ ہو یہ بات ناممکن ہے اس لئے کہ دنیا میں کوئی مامور ایسا نہیں آیا جس کے سپرد کوئی ایسا کام ہو جو ایک شخص سے تعلق رکھتا ہو۔

حضرت آدم علیہ السلام

سے اس وقت تک کوئی مامور ایسا نہیں گزرا جس کا کام صرف اس کی ذات سے تعلق رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے سپرد ہمیشہ ایسے کام ہوتے ہیں جو ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں جب تک وہ ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں لوگ کام نہ کریں گے وہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے مسیح ناصری علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں تو اس دنیا سے جاتا ہوں اور ہر آدمی کے لئے اس دنیا سے جانا ہی مقدر ہے کیونکہ جب تک میں اس دنیا سے نہ جاؤں گا وہ کام پورا نہیں ہو سکتا، جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے اور جو ہمیشہ رہنے والا اور دائمی ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

حجۃ الوداع کے موقع پر

اسلام کے اہم اصولوں کو ایک ایک کر کے بیان فرمایا اور کہا هَلْ بَلَّغْتُ اے مسلمانو! کیا میں نے وہ فرض ادا نہیں کر دیا جو خدا تعالےٰ کی طرف سے میرے سپرد کیا گیا تھا؟ پھر یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ پس

مامور کی مثال

ان انسانوں کی طرح ہوتی ہے جو گاڑی یا موٹر کو دھکا دیتے ہیں۔ جب کوئی گاڑی کہیں پھنس جاتی ہے تو لوگ اسے دھکا دیتے ہیں اور اس کے بعد وہ خود بخود چلتی ہے۔ اگر دھکا دینے کے بعد بھی وہ خود نہیں چلتی تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ خراب ہے۔ اگر دھکا دینے کے بعد گاڑی چل پڑتی ہے اور چلتی چلی جاتی ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے سامنے کوئی عارضی روک تھی اب وہ روک دور ہو گئی ہے۔ پس مامورین جب دنیا میں آتے ہیں تو ان کے آنے کی غرض گاڑی کو دھکا دینا ہوتا ہے وہ منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتے۔ آج تک دنیا میں کوئی ایسا مامور نہیں آیا جس نے ماموریت کے پیغام کو انتہا تک پہنچا دیا ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان نہیں۔ لیکن آپؐ کے بعد بھی خلفاء آئے جنہوں نے آپؐ کے کام کو جاری رکھا۔ پھر خلفاء کے بعد اولیائے امت نے آپؐ کے کام کو جاری رکھا یہاں تک کہ مسلمان تھک کر چور ہو گئے۔ اور انہوں نے اس گاڑی کو دھکا دینے سے انکار کر دیا۔ جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دھکا دے کر چلایا تھا۔

ہماری جماعت

کو بھی اسی قسم کے مقصد کے لئے خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اب دو ہی باتیں ہیں۔ یا تو ہم یہ کہیں کہ ہم مامور نہیں اور ہمیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا۔ اور یا یہ کہیں کہ ہمیں جس مقصد کے لئے کھڑا کیا گیا ہے وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ اور یا یہ مانیں کہ جس مقصد کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے وہ پورا ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہم اپنا فرض ادا کریں۔ جہاں تک اس چیز کا سوال ہے کہ ہمیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا یہ بالکل غلط ہے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ہمیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا تو ہمارا تمام دعوےٰ باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر خدا تعالےٰ نے الہام نازل کیا ہے اور آپؑ کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے تو ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے آپؑ کی جماعت کو بھی مامور کیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے تاریخ، مذہب، احادیث اور روایتوں سے کوئی ایسا نبی ثابت نہیں جس کا کام اس کی ذات تک محدود ہو۔ کوئی مرسل ایسا ثابت نہیں جس کا کام اس کی ذات تک محدود ہو۔ کوئی مصلح اور کوئی مجدد بھی ایسا ثابت نہیں جس کا کام اس کی ذات تک محدود ہو۔ اب مرزا صاحب کو تم مرسل کہو، مصلح کہو، مجدد کہو، کم از کم مجدد سے نیچے آپ کو گرایا نہیں جا سکتا۔ اور جب دنیا میں کوئی مجدد بھی ایسا نہیں آیا جس کا کام اس کی ذات تک محدود ہو، اور اس کی جماعت اس کے کام میں شریک نہ ہو تو اگر مرزا صاحب مامور تھے اور جب کہ

ہمارا عقیدہ

ہے کہ آپؑ کو دنیا میں اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا تھا تو تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ تم بھی مامور ہو۔ اگر مرزا صاحب ملہم الیہ تھے تو تم حاملِ الہام ہو آپ کی طرف خدا تعالےٰ نے اپنا کلام نازل کیا اور پھر وہ کلام تمہاری طرف منتقل کیا۔ جس طرح کہ

تمام مامورین خلفاء اور مجددین

کے کام ہوتے چلے آئے ہیں اسی طرح آپؑ کا کام بھی آپؑ کے بعد جاری رہے گا۔ پس تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا۔ شاید تم یہ کہو کہ تمہارے سپرد جو کام کیا گیا تھا وہ پورا کرنا مشکل تھا یعنی نوع انسان کو اسلام کی طرف لانا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ قائم کرنا مشکل امر ہے۔ اگر تم ایسا کہو تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کے سپرد کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کے کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اس کے سپرد ایسا کام کیا گیا ہے جو ہو ہی نہیں سکتا وہ خدا تعالےٰ کو جھوٹا قرار دیتا ہے وہ قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے

وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی تردید کرتا ہے۔ وہ قرآن کریم جو

ساری کتابوں سے اکمل اور مکمل کتاب ہے

وہ قرآن کریم جو آخری شریعت ہے جو خاتم النبیین پر نازل ہوا تھا۔ جس کی شان کی اور کوئی کتاب نہیں۔ وہ کہتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَھَا یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کسی جان کے سپرد ایسا کام نہیں کیا جس کے کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔ اس لئے ماموروں کے سلسلہ میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب کوئی کام کسی کے سپرد کیا جاتا ہے تو ملائکہ اس کے متعلق یہ جھگڑا نہیں کیا کہ آیا میں اس کام کو کر سکتا ہوں یا نہیں۔ حالانکہ دنیا میں جب کبھی انسان کے سپرد کوئی کام کیا جاتا ہے تو وہ سوچتا ہے کہ شاید میں اس کام کو نہ کر سکوں۔ اگر کوئی بادشاہ کسی جرنیل کو یہ حکم دیتا ہے کہ فلاں جگہ بغاوت ہو گئی ہے ہم اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے تمہیں کھڑا کرتے ہیں تو وہ سوچتا ہے کہ معلوم نہیں وہ اس بغاوت کو دور بھی کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کالج کا نظام بگڑا ہوا ہو اور کسی شخص کو کہا جائے کہ تمہیں اس کا پرنسپل مقرر کیا جاتا ہے تم اس کی اصلاح کرو۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ سوچے کہ آیا وہ نظام صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ایک مشین ٹوٹ جائے یا بگڑ جائے اور مالک کسی مستری کو بلائے اور اس سے کہے کہ میں تمہارے سپرد یہ کام کرتا ہوں تو ہو سکتا ہے کہ وہ مستری یہ پوچھے کہ مشین اپنی آخری حد کو بھی پہنچ سکتی ہے معلوم نہیں کہ وہ صحیح ہو سکتی ہے یا نہیں لیکن

کیا کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ انسانوں، فطرتوں، عقلوں، قوتوں اور طاقتوں کو پیدا کرنے والا خدا کسی کو یہ کہے کہ تم یہ کام کرو یا فلاں چیز کی درستی کرو۔ تو وہ سوچنے لگے کہ یہ کام ہو بھی سکتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ کام ہو نہیں سکتا تھا تو اس نے اس کے سپرد کیوں کیا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک ناواقف شخص کسی مستری کے سپرد ایسا موٹر کرے جو درست نہ ہو سکے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک ماہر انجینئر کسی کے سپرد ایسا کام کرے جو نہ ہو سکتا ہو کیونکہ وہ خود سب کام جانتا ہے اگر وہ سمجھے گا کہ فلاں کام نہیں ہو سکتا تو وہ اس کام کو کسی کے سپرد کیوں کرے گا۔ ایک کوڑھ مغز جو موٹر کی مشینری سے واقف نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کی موٹر کسی چیز سے ٹکرائے اور اس کے تمام اندرونی پرزے ٹوٹ چکے ہوں۔ وہ کسی مستری کو بلا کر یہ کہے کہ تم اس کو درست کر دو میں تمہیں انعام دوں گا۔ لیکن ایک ماہر انجینئر جس کا کام اس موٹر کے پرزوں کو بنانا ہے ایسی حماقت نہیں کر سکتا کہ وہ جانتا ہو کہ اب موٹر کی درستی نہیں ہو سکتی اور مستری سے کہے کہ تم اسے درست کر دو۔ اسی طرح

اگر خدا تعالیٰ کہتا ہے

کہ تم نے فلاں کام کرنا ہے تو اس کے معنے ہیں کہ تم وہ کام یقیناً کر سکتے ہو۔ پس اگر تم کہتے ہو کہ تم وہ کام نہیں کر سکتے تو اس سے زیادہ حماقت اور کوئی نہیں۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ تم فلاں کام نہیں کر سکتے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ تم خدا تعالیٰ سے زیادہ علم رکھنے والے ہو...... پس

تمہارے سپرد ایک کام ہے

اور وہ ہے دنیا کی اصلاح اور اسلام کی تعلیم کو پھر سے رائج کرنا۔ پس پہلی چیز اس تعلیم کو اپنے نفس میں رائج کرنا ہے جب تک تم اسے اپنے نفس میں رائج نہیں کرتے تم اسے دنیا میں بھی رائج نہیں کر سکتے۔ لیکن تم میں سے کتنے ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ جب تم کہتے ہو کہ ہم نے دنیا سے جھوٹ کو مٹانا ہے اور تم کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ ہم دنیا سے جھوٹ کو مٹا دیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم دنیا سے تو جھوٹ کو مٹانے کی طاقت رکھتے ہو اور تم جھوٹ کو اپنے دل سے نہ مٹا سکو۔ اگر تمہیں اس لئے کھڑا کیا گیا ہے کہ تم شرک کو دنیا سے مٹا دو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اسے اپنے دل سے نہ مٹا سکو اور دنیا سے مٹا دو۔ اگر تمہیں اس لئے کھڑا کیا گیا ہے کہ تم دنیا سے

فتنہ و فساد مٹا دو

تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اسے اپنے دل سے نہ مٹا سکو، اور دنیا سے مٹا دو۔ یہ ساری باتیں ناممکن ہیں۔ پس اس رنگ میں حقیقت پر غور کرو۔ اس سے زیادہ حماقت اور کوئی نہیں کہ تم کہو ہم صرف وفاتِ مسیح کا مسئلہ لے کر دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ میرے خیال میں ایک فاتر العقل ہی ایسا سمجھ سکتا ہے۔ کبھی ایسے مسیح دنیا میں نہیں آ سکتے جو ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوں جب تک ساری اصلاحیں ان کے سپرد نہ ہوں۔ ایک چوہڑی آتی ہے اور وہ پاخانہ صاف کر کے چلی جاتی ہے۔ بیلدار آتے ہیں اور وہ باغ صاف کر کے چلے جاتے ہیں۔ گھر کی نوکرانی گھر کے کمرے صاف کر کے چلی جاتی ہے۔ دھوبن گھر کے کپڑے صاف کر کے چلی جاتی ہے۔ کلرک یا دفتری لائبریری کا کمرہ صاف کر کے چلا جاتا ہے لیکن مالک اور مالکہ گھر کی ساری جگہیں ہی صاف کیا کرتے ہیں کوئی مالک یا مالکہ یہ نہیں کہتی کہ یہ صفائی میرے سپرد نہیں۔ چوہڑی کہہ دے گی کہ پاخانہ صاف کرنے کے سوا میرا اور کوئی کام نہیں۔ دھوبن کہہ دے گی کہ کپڑے صاف کرنے کے سوا میرا اور کوئی کام نہیں۔ بیلدار کہہ دے گا کہ باغ صاف کرنے کے سوا میرا اور کوئی کام نہیں۔ مالی کہہ دے گا کہ میں نے لائبریری میں جا کر مار کھانی ہے میرا کام باغ کی درستی کرنا ہے۔ دفتری کہہ دے گا کہ میرا کام تو لائبریری صاف کرنا ہے گھر کے کمرے صاف کرنا نہیں۔ لیکن مالک کے سپرد سب کام ہیں۔ یا وہ، جسے مالک اپنا نمائندہ بناتا ہے اس کے سپرد سب کام ہوتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گھر کا مالک بنایا گیا تھا اس لئے

دنیا کی ہر اصلاح

آپ کے سپرد تھی۔ اور اب جو آپ کا نائب ہوگا اس کے سپرد بھی امت کے سب ہی فرائض ہوں گے بس کوئی کام اب نہیں جس کے متعلق کوئی مسلمان کہے کہ وہ میرے سپرد نہیں۔ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ نے اس وقت وارث مقرر کیا ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے اصل مالک تھے۔ اور اب آپ فوت ہو گئے ہیں۔ اب مرزا صاحب آپ کے ایجنٹ کے طور پر آئے ہیں اور تم ان کی جماعت ہو۔ پس ساری مرضوں کا دور کرنا تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور تمہاری طاقت میں رکھا گیا ہے کیونکہ یہ بات تمہاری طاقت میں نہ ہوتی تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَھَا والی آیت جھوٹی ہے۔ اور اگر

قرآن کریم کی ایک آیت

جھوٹی ہے تو سارا قرآن کریم جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام وہی ہو سکتا ہے جس کا ایک شوشہ بھی جھوٹا نہ ہو۔ اور پھر جس کلام کا ایک شوشہ بھی جھوٹا نہیں ہو سکتا اس کی ایک عظیم الشان آیت کیسے جھوٹی ہو سکتی ہے۔ جھوٹے ہو تو تم ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو اور تم کہتے ہو ہم نہیں کر سکتے۔ ایک استاد اپنے شاگرد کو دو سال تک فقہ پڑھاتا ہے دو سال کے بعد اگر کوئی کہے کہ کیا تمہیں فقہ آتی ہے اور وہ کہے کہ نہیں آتی تو استاد کہے گا تو جھوٹا ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ تم فلاں کام کر سکتے ہو، اگر خدا تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھا ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہم فلاں کام نہیں کر سکتے۔ جس نے تمہیں کپڑے خود پہنائے ہیں، وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ تم ننگے ہو جس ہستی نے تمہارا دماغ بنایا ہے جس نے تمہاری تمام قوتیں بنائی ہیں وہ اگر کہتی ہے کہ تم فلاں کام کر سکتے ہو تو تم ہزار بار کہو کہ ہم فلاں کام نہیں کر سکتے تو تم جھوٹے ہی کہلاؤ گے سچے نہیں کہلاؤ گے۔

(المصلح کراچی ۱۹ نبوت ۱۳۴۳ ہش)

اداریہ

بقیہ صفحہ دو

کہ کوئی احمدی کسی ایسی تحریک میں حصہ نہ لے جو ملک و ملت کے لئے نقصان دہ ہو یا جماعت کی روایات کے منافی ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی خاص تحریک اور ارشاد کے نتیجہ میں جہاں جہاں احمدی افراد بود و باش رکھتے ہیں سب کے لئے ایک منصوبہ اور پروگرام کے تحت باقاعدہ طور پر قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تا ہر احمدی کے لئے قرآنی انوار سے ذاتی حصہ لے کر اسلام کی اعلیٰ روحانی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا آسان ہو۔

جماعت احمدیہ کی خاص اصلاحی ہدایات کے تحت جملہ افرادِ جماعت کو سینما بینی سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ عرصہ ۳۴ سال سے جماعت احمدیہ ان ہدایات پر کاربند ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں سینما کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے نوجوان بد اخلاقی اور بے راہ روی کا شکار ہونے اور فضولیات میں اپنا روپیہ برباد کرنے سے محفوظ ہیں۔

اس کے ساتھ ہی خاص طور پر قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ جملہ افرادِ جماعت کو سادہ زندگی کا عادی بنا دیا گیا ہے اس طرح فضول باتوں میں اپنا روپیہ خرچ کرنے کی بجائے وہ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے مالوں کا ایک حصہ رضاکارانہ طور پر ملی مفاد کے کاموں کے لئے دیتے ہیں۔ تب اس فنڈ سے نہ صرف یہ کہ جماعت کے یتیموں، بیوگان اور دوسرے قابلِ امداد افراد کی امداد بھی کی جاتی ہے بلکہ حسب گنجائش غیر مسلم بیوگان اور ناداروں کی بھی امداد کی جاتی ہے

پھر اسی مشترکہ فنڈ سے رفاہِ عام کے سلسلہ میں مرکزِ جماعت میں علاوہ دینی درسگاہ کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ ہائی اسکول جاری ہیں جہاں احمدی بچیوں کے علاوہ ایک بڑی تعداد غیر مسلم طلباء کی بھی مفت تعلیم پاتی ہے لڑکیوں کے سکول میں پردے کا بھی معقول انتظام ہے۔ خواتین ہی بطور معلمات خدمت سرانجام دیتی ہیں ان معلمات میں احمدی ٹرینڈ معلمات کے ساتھ غیر مسلم معلمات بھی بڑے خوشگوار ماحول میں اپنے فرائض بجا لا رہی ہیں۔

الغرض یہ ہے جماعت احمدیہ کے کچھ تقابلی حالات کا خلاصہ جن کا تذکرہ عامۃ المسلمین کے مقابلہ پر محض تحدیث بالنعمت کے طور پر کیا گیا۔ اگر دوسرے مسلمان بھی اسی طرح کے جماعتی شیرازے میں منسلک ہو جائیں تو وہ بھی ان سب نعمتوں سے حصہ پاتے ہوئے باوقار زندگی گزاریں اور ملک و ملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔!!

اسلام کا خوش آئند اور روشن مستقبل

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ۔ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار (مسیح پاک)

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نائب ایڈیٹر بدر

انگریزی کا ایک مشہور مقولہ ہے :-

History repeats itself

یعنی تاریخ ہر دور میں اپنے آپ کو دوہراتی اور ماضی کے واقعات کو از سر نو تازہ کرتی ہے۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں ہم آج سے صرف چودہ سو سال قبل کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ ظہورِ اسلام سے قبل تمام دنیا عموماً اور عرب ممالک خصوصاً جس اخلاقی، تمدنی، معاشرتی اور سیاسی ابتری اور بحران کا شکار ہو رہے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دنیا کی کونسی برائی تھی جو ان میں نہیں پائی جاتی تھی۔ اور کونسے جرائم تھے جن میں وہ ملوث نہ تھے۔ تاریخِ عالم کا یہ سیاہ ترین دور اخلاقی اور روحانی اعتبار سے اس قدر پست اور قابلِ نفرت ہو چکا تھا کہ آج بھی اس کا تصور کر کے دل دھڑکنے اور کلیجہ کانپنے لگتا ہے۔

ایسے ہی مایوس کن اور تاریک ترین دور میں اللہ تعالیٰ نے عرب کی بے آب و گیاہ اور بنجر سرزمین کو اپنے جلال اور نور کی تجلی کے لئے منتخب فرمایا اور شرک و الحاد کے مرکز میں دینی توحید و ربوبیت کے قیام کی غرض سے اسلام جیسے کامل اور اتم دین کی بنیاد ڈالی۔ اسلامی تاریخ کے ابتدائی اوراق کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم صرف انہیں روحانی نتائج پر ... والے عظیم الشان روحانی انقلاب کو پیش نظر رکھتے ہیں اسلئے وہی قوم ہاں وہی قوم جو صبح سے شام تک شراب کے نشہ میں مخمور و سرشار رہتی تھی جس کی تہذیب، تعلیم اور ذہنی تفریح کا سامان صرف اور صرف رقص و سرود کی محفلوں میں محدود ہو کر رہ گیا تھا، ظلم و تعدی اور قتل و غارتگری جس کا محبوب مشغلہ تھا اور تمام قسم کے افعال شنیعہ اس کا اوڑھنا بچھونا بن چکے تھے۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور اسلام کی روح پرور تعلیم نے ان کے نئے مسیحائی کا سامان بہم پہنچایا۔ دلوں میں ہلچل پیدا ہوئی۔ ذہنوں نے کروٹ لی اور آنکھیں خوابِ غفلت سے بیدار ہو گئیں حتیٰ کہ ایک وقت وہ بھی آیا کہ گناہ و معصیت کے گہوارہ میں نشوونما پانے والی یہی قوم ایک زمانے کی ہادی و رہنما ثابت ہوئی، غلامی و دست نگری کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے یہی لوگ سینکڑوں اقوام کے حاکم بنے اور تمام قسم کے علوم سے بے بہرہ اور جاہل انہی زمانوں نے ایک عالم کو روحانیت کا درس دیا اور اس طرح ایک عظیم عالمی قوم کی حیثیت سے انہوں نے دنیا کو کیا مذہبی اور کیا علمی، کیا تمدنی اور کیا اخلاقی ہر اعتبار سے متاثر کیا۔ ایک عالم نے ان کے قدموں تلے پناہ لی اور جو سلطنتیں ان کے زیر نگوں نہ بھی ہوئیں ان کے دلوں پر بھی ان کے رعب و دبدبہ، شان و شوکت اور عروج و اقبال کے نقوش ثبت ہو گئے۔ وہ جہاں بھی گئے توحیدِ کامل کا علم بلند کیا اور جس جگہ بھی پہنچے مخلوقِ خدا کو حقیقی اور کامل توحید سے روشناس کر دیا۔

مگر ع "تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دوہراتی چلی آئی ہے" اسلام کی اس سربلندی اور مسلمانوں کے اس عالمگیر غلبہ کے بعد ضروری تھا کہ تنزل و انحطاط کا دور بھی آتا کیونکہ مخبرِ صادق سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی اس شان و شوکت کی خبر دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَءَ یعنی اسلام اپنے ابتدائی دور میں جس غربت و افلاس کی حالت میں پروان چڑھا، عروج و اقبال اور طاقت و اقتدار حاصل کر لینے کے بعد وہ پھر اسی طرح ایک بے یار و مددگار مسافر کی طرح ہو جائے گا۔ ہاں ایسا مسافر جس کا سوائے خدا کے کوئی پرسانِ حال نہ ہو۔

چنانچہ جونہی مسلمانوں نے اپنی جاہ طلبی اور ذاتی اغراض کی خاطر شریعتِ حقہ سے روگردانی اختیار کی ان کے قدم تنزل و انحطاط کی طرف اٹھنے لگے اور رفتہ رفتہ ان کی سیاسی اور مادی ترقی قصۂ پارینہ بن گئی اور روحانی تفوق بھی داستانِ ماضی بن گیا۔

مسلمانوں کے اس تنزل و ادبار کو دیکھتے ہوئے مغربی طاقتوں نے سر ابھارا اور دجالی فتنہ جس کے ظہور کی پیشگوئی مخبرِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ہی کر چکے تھے زور پکڑنے لگا۔ انہیں طاقتوں کا سہارا لے کر شکست خوردہ عیسائیت نے دوبارہ اپنے بال و پر درست کئے اور ان ہتھیاروں کو از سر نو تیز کیا جو مسلمانوں کے اسلاف کے ہاتھوں کند ہو چکے تھے۔ اور اس طرح کشتیٔ اسلام مخالفتوں اور شورشوں کے تیز و تند طوفانوں کا نشانہ بن گئی۔

اگرچہ دوسرے غیر مسلموں نے بھی مخالفتِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا مگر عیسائی پادریوں کے مقابلہ پر ان کی مخالفت کو کچھ نسبت نہ تھی۔ مسیحی پادریوں نے فرزندانِ توحید اور جاں نثارانِ اسلام کو تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے جو ناپاک عزائم اور منصوبے تیار کئے ان کا کسی قدر اندازہ امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز کے ان لیکچروں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو اس نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں دئے۔ "عیسائیت کے عالمی اثرات" کے زیر عنوان اپنے ایک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات کا فخریہ ذکر کرتے ہوئے اس نے اعلان کیا کہ :-

> "اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگا رہا ہے۔ یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔ اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے"۔
>
> (بیروز لیکچرز ۱۸۹۶ء)

یہ حالت صرف اسلامی ممالک تک ہی محدود نہ تھی بلکہ سلطنتِ برطانیہ نے جس جگہ بھی اپنے قدم جمائے عیسائی پادری وہاں اپنے ناپاک ارادوں کو لے کر پہنچے اور اس طرح مغربی طاقتوں نے ایک تیر سے دو شکار کرتے ہوئے مادی غلبہ کے ساتھ ساتھ مذہبی اقتدار حاصل کرنے کی بھی سرتوڑ کوششیں شروع کر دیں۔ دیگر ممالک کی طرح ہندوستان بھی چونکہ ایک غیور اور سیاسی اقوام پر مشتمل خطہ تھا اس لئے دجالیت کے ساحرانہ عزائم کی نشوونما کے لئے اس کی فضا بھی موافق ثابت ہوئی۔ اور اس نے یہاں بھی اپنے زہریلے ہتھکنڈے بروئے کار لانے شروع کر دئے عیسائی پادریوں اور دوسرے مذاہب کے علماء نے جس انداز سے اسلام اور مسلمانوں کو اپنے تیروں کا نشانہ بنایا ان کے سامنے عوام تو عوام بڑے بڑے علماء بھی سراسیمہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ہزاروں نونہالان جو اسلامی خاندانوں میں پیدا ہوئے تھے عیسائیت کی ظاہری چکاچوند سے متاثر ہوئے اور لاکھوں ذہنوں نے ان کے تباہ کن اثرات کو قبول کیا۔ مسلمانوں کی اس سراسیمگی اور بے سروسامانی کی ایک جھلک ڈاکٹر اقبال کے درج ذیل اقتباس میں کتنے دردناک اور غیرت انگیز پیرائے میں نظر آتی ہے :-

> "۱۸۵۷ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کر دیا اور ان کے تمام امتیازات کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا"۔ (آزاد ۶ رجنوری ۱۹۵۰ء)

الغرض رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی جو آپ نے چودہ سو سال قبل نہایت ہی واضح الفاظ میں فرمائی تھی حرف بحرف پوری ہوئی اور مسلمانوں کی موجودہ قابلِ افسوس اور عبرتناک حالت اس کی جیتی جاگتی اور مجسم تصویر ہے۔

لیکن ... زمانہ نے ... حالات ... محو گردش ہے اور تاریخ اپنے ... ورق گردانی میں مصروف ... تنزل و انحطاط کے بعد دوبارہ عروج و اقتدار اور ترقی و غلبہ کا دور بھی آنا لازمی تھا۔ کیونکہ اسلام اور اس کی تعلیمات کا پودا وہ پودا ہے جس کی حفاظت کا ذمہ ... ہو چکا ہے اور اس کی آبیاری کا ذمہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر لیا ہے جیسا کہ ... ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے اسلام کی از سر نو سربلندی اور نشأۃ ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ یعنی خدا کی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت دے کر اور دینِ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تا اس کو تمام دینوں پر غلبہ عطا فرمائے اگرچہ مشرک اس امر کو ناپسند کریں گے۔ سلف صالحین اور مفسرین کرام اس بات پر متفق ہیں کہ آیت مذکورہ میں اسلام کے جس روحانی غلبہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ کامل طور پر مسیح موعود اور مہدی مسعود کے زمانہ میں ہی ہوگا چنانچہ مفسر ابن جریر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

> "دینِ اسلام کا غلبہ باقی تمام ادیان پر عیسیٰ ابنِ مریم کے نزول کے وقت ہوگا"
>
> (تفسیر ابن جریر پارہ ۱۰ صفحہ ۱۲۳)

اسی طرح شیعوں کی مستند کتاب بحار الانوار میں اور ان بالقلم پر غلبۂ اسلام کے زمانہ کی تعیین

کرتے ہوئے یوں لکھا ہے :- انہا نزلت فی القائم من آل محمد وھو الامام الذی یظھرہ اللہ علی الدین کلہ

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲)

یعنی آیت مذکورہ قائم آل محمد (یعنی مہدی) کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہی امام ہے جسے اللہ تعالےٰ سب ادیان پر غلبہ عطا کرے گا۔

قرآن کریم کے علاوہ احادیث نبویہ سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کا کامل غلبہ آخری زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ ظہور پذیر ہوگا چنانچہ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم اسی بابرکت زمانہ کی تعیین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام" یعنی آنے والے موعود اقوام عالم کے زمانہ میں خدا تعالےٰ تمام ادیان باطلہ کو مٹا دے گا اور اسلام کو ان پر فوقیت عطا فرمائے گا۔

یہ امر ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک جلالی شان کا حامل تھا اس لئے آپؐ کے ذریعہ معاندین حق وصداقت پر خدا تعالےٰ کی جلالی شان کی تجلی ہوئی۔ گو آپ کے زمانہ میں ہدایت وشریعت اپنے کمال کو پہنچ گئی اور دیگر مذاہب پر غلبہ وعروج کا آغاز ہو گیا۔ مگر اشاعتِ شریعت وہدایت کی تکمیل آپ کے بروزِ کامل کے ذریعہ ہونی مقدر تھی جس کا عہد جمالی دور تھا۔ اور جس کے زمانہ میں خدا، اس کے دین اور برگزیدہ نبی کے جمال وحسن کی تجلی ظاہر ہونی مقدر تھی۔

موجودہ پر آشوب زمانہ میں مغربی اقوام کے ظاہری غلبہ اور عیسائی مناّدوں کی تبلیغی مساعی نے مسلمانوں کو اس قدر مرعوب کر دیا تھا کہ اسلام کے تمام نام لیوا اس کی جانب سے بے پرواہ ہو کر غفلت ومدہوشی کے لحافوں میں پڑے سوتے رہے اور کسی کو اس فتنۂ عظیم کا مقابلہ کرنے کی جسارت نہ ہوئی۔ بڑے بڑے متشرع ڈاڑھیوں والے جبّہ پوش علماء ہاتھوں میں تسبیح لئے اور دلوں میں خود غرضی اور جلبِ منفعت کی ہوس دبائے خاموش تماشائی کی طرح کشتیٔ اسلام کو مخالفتوں کے طوفانوں میں تھپیڑے کھاتے دیکھتے رہے لیکن کسی ایک کی بھی دینی و ملی غیرت جوش میں نہ آئی۔

اس وقت ہاں اس بھیانک اور پرخطر وقت میں ایک انسان تھا جو اسلام کی اس زبوں حالی کو دیکھ دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا تھا۔ ایک سینہ تھا جو مسلمانوں کی اس کسمپرسی کا نظارہ کر کے چھلنی ہوا جا رہا تھا۔ اور ایک روح تھی جس کا ذرہ ذرہ ملتِ اسلامیہ کی اس بے بسی کا احساس کر کے پکار رہا تھا کہ ؎

ایں دو فکر دین احمد مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملّت قلّتِ انصارِ دیں

ضلالت وگمراہی کی تاریکیوں میں گونج اٹھنے والی یہ آواز خدا کے اس برگزیدہ اور محبوب انسان کی تھی جسے اس نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کے خطاب سے نوازا اور کشتیٔ اسلام کا ناخدا بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درد میں ڈوبی ہوئی یہ عاجزانہ صدائیں عرشِ الٰہی سے ٹکرائیں اور اسے ہلا کر رکھ دیا۔ مالکِ ارض وسما نے اپنے برگزیدہ اور محبوب بندے کی اس گریہ وزاری کو سنا اور اسے پایۂ قبولیت جگہ دی اور آپ کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت ہی مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ :-

"خدا تیرے سب کام پورے کرے گا
اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا"
(تذکرہ صفحہ ۱۵۲)

اسی طرح فرمایا :-

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔"

خدا تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی ان پے درپے بشارات کے پیشِ نظر آپ نے حمایتِ دین کا بیڑا اٹھایا۔ اور کشتیٔ اسلام کے چپوار تھام لئے۔ مسلمان جو طاغوتی طاقتوں کے تابڑ توڑ حملوں کی تاب نہ لا کر بالکل سراسیمہ ہوئے بیٹھے تھے۔ اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے قطعاً مایوس ہو چکے تھے آپ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے خداوند تعالےٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو۔ اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناء ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالےٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے تمہیں اٹھا لیا سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالےٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم دنیا کے ظاہری قانونِ قدرت کو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانونِ فطرت سے جو اس کا ہم شکل ہے بکلی بے خبر ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶)

الہام الٰہی میں خدا تعالےٰ نے آپؑ کی بعثت کی غرض ہی یہ بیان کی کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے آپؑ کو توفیق دی کہ اس غرض کو بطریق احسن پورا کیا اور پورے یقین اور وثوق کے ساتھ اسلام کے روحانی غلبہ کا اعلان فرمایا اور دوسری طرف تمام اہل مذاہب کو روحانی مقابلہ کے لئے للکارا مگر کسی کو مقابل پر آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آپؑ نے قوی دلائل کے ذریعہ اسلام کے زندہ اور باخدا مذہب ہونے اور ہر زمانہ میں پھل دینے کا ثبوت بہم پہنچایا اور اسلام کی تاثیراتِ عظیمہ کا نمونہ تازہ بتازہ معجزات ونشانات کے ساتھ دکھایا جو اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص قدرت کے تحت آپ کی صداقت کے لئے ظاہر فرمائے۔

حضرت مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی شب وروز انتھک کوشش اور آپؑ کی جماعت کی مساعی نے اندر ہی اندر ایک پرامن انقلاب پیدا کر دیا ہے چنانچہ وہی اسلام جو کچھ عرصہ قبل نیم مردہ کی طرح بے حس وحرکت پڑا تھا اور تمام مذاہب بھیڑیے کی طرح اسے نوچ نوچ کر کھا رہے تھے آج اس میں ایک حرکت پیدا ہو چکی ہے اور سویا ہوا شیر بیدار ہو چکا ہے۔ مسیح محمدی کے جانباز سپاہی دنیا کے ہر گوشے میں طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ میں نبرد آزما ہیں اور مخالف طاقتیں پسپا ہو رہی ہیں۔ وہی پادری جو کسی زمانہ میں دجالیت کے ساحرانہ ہتھکنڈوں سے ملبس ہو کر مشرق پر حملہ آور ہو رہے تھے آج اپنی حفاظت کے لئے فکرمند ہیں یورپ کا سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ جس سرعت کے ساتھ اسلامی عقاید وتعلیمات سے متاثر ہو رہا ہے اس کا کسی قدر اندازہ یورپین اخبارات کی ان آراء سے لگایا جا سکتا ہے جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے موقع پر مغربی اخبارات نے غلبۂ اسلام کے متعلق اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ان میں سے صرف ایک حوالہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے ڈنمارک کا ایک کثیر الاشاعت اور مشہور اخبار Lollande Tide Nole اپنی ۲۵ جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں "کلیسا اور مسجد" کے زیرِ عنوان یوں رقمطراز ہے

"۔۔۔ دہ ماکہ جز میں ہم اپنے منّاد بھیجا کرتے تھے آج جواباً ہمارے ہاں مناد بھیج رہے ہیں اور ہمارا قرض چکانے پر تل گئے ہیں یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اب حالات بدلے ہوئے ہیں۔۔۔ یہ امر محتاجِ بیان نہیں کہ ڈنمارک میں بڑی تیزی سے مسلمانوں کی ایک جماعت معرضِ وجود میں آ چکی ہے اور جس رفتار سے منصوبہ زیرِ عمل میں آتی ہے وہ اس امر کی آئینہ دار ہے کہ ڈنمارک کی مسلم تحریک کے پیچھے پرعزم اور فعال دماغ کار فرما ہیں۔۔۔ کوپن ہیگن کے علاقہ ودی ڈوورہ میں جس سرگرمی کا ثبوت منظر عام پر آیا ہے وہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اس نوعیت کی ہے کہ کلیسا اب اس موقف کا سہارا نہیں لے سکتا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں"

اخبار مذکور نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ مجاہدینِ اسلام کی موجودہ سرگرمیاں مغرب کے سرپرخطرات کے بادل بن کر منڈلا رہی ہیں اور ان کے گزشتہ تمام سنہرے خواب خاک میں ملتے جا رہے ہیں دلوں کی اسی تبدیلی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پون صدی قبل یہ پیشگوئی فرما دی تھی کہ :-

"یاد رکھو کہ جھوٹی خدائی یسوع کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادتمند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے۔ اور پہلے تعلق چھوڑتے ہوئے وحدہٗ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے۔ یہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جس قدر کوئی سچائی سے لڑ سکتا ہے لڑے۔ مگر یہ وعدے مبدل نہیں ہوں گے (سراج منیر صفحہ ۶۶)

معزز قارئین! ہوا کا رخ بالکل بدل چکا ہے اور مغربی اقوام سرعت کے ساتھ اسلام کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ وہ وقت دور نہیں کہ اسلام کا روحانی سورج مغرب کو اسی طرح منور کریگا جیسا کہ وہ پہلے کر چکا ہے۔ زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں مگر اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور روحانی غلبہ سے متعلق عرشِ الٰہی پر جو فیصلہ ہو چکا ہے وہ ہرگز نہیں بدل سکتا۔ ولا مبدل لکلمات اللہ۔ بلاشک جماعت احمدیہ کی یہ مساعی تمام فرقِ اسلامیہ کیلئے ایک تازیانہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ مگر ہم اپنی ان مساعی پر اکتفا بھی نہیں کر سکتے کیونکہ اسلام کے احیاء اور اس کے حیات آفریں پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانا کوئی معمولی کام نہیں بلکہ بے لوث ایثار وقربانی، جد وجہد اور صبر واستقلال کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھانے کا متقاضی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ان سعید روحوں کو جو روحانی تشنگی سے جاں بلب ہیں اسلام کے چشمۂ صافی سے سیراب کریں اور کفر والحاد کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کو نکال کر خالقِ حقیقی کے قدموں میں لا بٹھائیں وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ فرمایا مسیح پاکؑ نے ؎

بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

٭ ٭ ٭

تحریک جدید دفتر سوم اور ہماری نئی نسل کی ذمہ داریاں

از مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے۔ کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریک جدید کا آغاز

۱۹۳۴ء میں مجلس احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کی مخالفت زوروں پر تھی۔ اور یہ لوگ بار بار مرکز سلسلہ میں خود آ آکر جماعت کے خلاف فساد برپا کرنے، عوام الناس میں غلط فہمیاں پھیلانے اور حکومت کو بھی جماعت کے خلاف اکسانے میں دن رات مصروف تھے۔ ایسے وقت میں مادی آنکھوں سے دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ یہ چھوٹی سی کمزور جماعت آج نہیں تو کل صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائے گی۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا ہاتھ جماعت احمدیہ کے اوپر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح القدس کے ساتھ تائید فرمائی اور آپ نے وحی خفی کے ماتحت احرار کے فتنہ کی بیخ کنی کے متعلق اعلان فرمایا کہ:-

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ظاہری تدبیر کے ماتحت احمدیت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے حضور کے قلب صافی میں ایک نظام القاء کیا جو نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ یہ نظام "تحریک جدید" سے موسوم ہے۔ چنانچہ آپ نے اس نظام کو جاری فرمایا۔ اور جماعت نے اس میں دل کھول کر حصہ لیا۔ اور یہ تحریک نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور بفضلہ ہمیشہ جاری رہے گی۔

تحریک جدید کے مبارک نتائج

اس بابرکت تحریک کی بہت سی شاخیں ہیں جو تبلیغ۔ تربیت اور تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ چنانچہ اس کی ایک برکت یہ ظاہر ہوئی کہ اعلام الٰہی کے مطابق جماعت احرار ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی اور جماعت احمدیہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی۔

چندہ تحریک جدید اور اس کا مصرف

ظاہر ہے کہ اس نظام کی اہم کڑیوں تبلیغ۔ تربیت اور تنظیم کے لئے مالی مدد درکار تھی۔ چنانچہ چندہ تحریک جدید کی تلقین کی گئی۔ جس کا سب سے بڑا مصرف اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ہے۔ یہ وہ عظیم الشان کام ہے جس کا ثواب مجاہدین تحریک جدید پا رہے ہیں۔ انگریزی۔ ڈچ۔ انڈونیشن۔ سواحلی۔ جرمن وغیرہ متعدد زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اور متعدد دیگر زبانوں میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ یورپ اور مغربی افریقہ میں کئی صد مساجد تعمیر کی گئی ہیں جو اشاعت اسلام کے مراکز ہیں۔ لیکن ہندوستان کے تمام مجاہدین کا روپیہ ....

.... ہندوستان میں ہی تبلیغ اور نشر و اشاعت اور مبلغین کی تیاری پر صرف ہوتا ہے۔ آسامی زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور ہندی اور گورمکھی کے تراجم کئے جا رہے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق اردو۔ انگریزی۔ بنگلہ۔ ہندی۔ گورمکھی ملیالم تامل اڑیہ وغیرہ لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ مبلغین ہندوستان بھر کے دورے کرتے ہیں

مجاہدین دفتر اول و دفتر دوم

یہ مبارک کام دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدین کا ہے جنہوں نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر بعد کی نسلوں کے لئے عمدہ روایات قائم کی ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ ان مجاہدین کا نام عزت و احترام سے لیں گے۔ لیکن ہر انسان نہ تو ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور نہ ہی جوان رہتا ہے۔ چنانچہ چونتیس سال گذرنے پر دفتر اول کے مجاہدین کا ایک حصہ وفات پا چکا یا پنشن پا چکا ہے۔ جس سے دفتر کی آمد میں کمی ہو گئی ہے۔ یہی حال دفتر دوم کے مجاہدین کا شروع ہو چکا ہے جس کے آغاز پر چوبیس سال گذر رہے ہیں۔ دفاتر اول و دوم میں شرکت کرنے والوں نے تبلیغ اسلام و استحکام جماعت کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ انہوں نے اپنے بچپن میں۔ اپنی جوانی میں اور اپنے بڑھاپے میں اسے نبھایا۔ فمنھم من قضی نحبہ و منھم من ینتظر کے مطابق اب نئی نسل کا فرض ہے کہ وہ اس بار کو اٹھائے۔ اور اس سال کی مشاورت میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس طرف خاص توجہ دلائی تھی۔

نئی نسل اور تحریک جدید

ہماری موجودہ نئی نسل کو آگے آنا چاہیئے اور تحریک جدید کی جس صف میں ان کے آباء اور بزرگ کھڑے ہو کر مصروف مالی جہاد تھے ان کو فوراً وہ صفیں پر کرنی چاہئیں اور اپنے پر عائد شدہ ذمہ داریوں کا کما حقہ احساس کر کے اس خلاء کو پورا کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو! ان مجاہدین نے سیسہ پلائی دیوار بن کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ آپ جانتے ہیں کہ دشمن ہمیشہ کمزور جگہ اور خلا کو دیکھ کر حملہ کرتا ہے۔ جنگ احد کا واقعہ تمہارے سامنے ہے۔ درہ کو خالی پاکر خالد بن ولید نے جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے مسلمانوں پر حملہ آور ہو گئے تھے اور مسلمانوں کی فتح آناً فاناً شکست کی صورت میں تبدیل ہو گئی تھی۔ پس اپنے آباء اور مجاہدین سابقون الاولون کی خالی جگہوں کو پر کرنے کی ذمہ داری تم پر ہے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنا اب تم پر فرض ہے۔ سابقون نے اپنا وقت قابل تحسین قربانیوں میں گذارا اور دنیا سے اپنا لوہا منوا لیا۔ خراج تحسین حاصل کر لیا۔ اب بوجھ تمہارے کندھوں پر ہے اس بار کو اب تم نے اٹھانا ہے۔ اب تم نے دنیا سے لوہا منوانا ہے۔ اس کے لئے جدوجہد کرنی ہے اور جدوجہد یہی ہے کہ تحریک جدید کے جہاد میں پورے ذوق و شوق سے حصہ لیں۔

مجاہدین تحریک جدید دفتر سوم

اے نئی نسل! تحریک جدید میں اپنا حصہ ڈالو۔ جنت کو اپنے اوپر واجب کر لو۔ قرآن کریم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے ....

.... کہ اس زمانہ میں جنت قریب ترین کر دی جائے گی۔ یعنی معمولی سی نیکی جنت ملنے کا باعث بن جائے گی

چنانچہ موجودہ دور میں جبکہ روپے کی کوئی حقیقت نہیں۔ آپ چندہ تحریک جدید میں صرف سال میں ایک بار حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد انسان کے ساتھ کچھ نہیں جاتا سوائے تین چیزوں کے ۱۔ وہ مال جو اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ہو۔ یا دوسرے صدقہ جاریہ ۲۔ اعمال صالحہ ۳۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعائیں کرے۔ تحریک جدید میں حصہ لینا صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب تا قیامت آپ کو ملتا رہے گا۔

آپ کوشش کریں اور خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں حصہ دار بنیں۔ اور تحریک جدید کے مجاہدین کی تیسری صف میں جلد شامل ہو جائیں۔

معیار چندہ تحریک جدید

تحریک جدید میں شامل ہونے کے لئے اقل معیار پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ روپے سالانہ مقرر فرمایا تھا لیکن بعد میں روپیہ کی قیمت کم ہونے کے باعث آپ نے شمولیت کا معیار کم از کم دس روپے مقرر فرما دیا تھا۔ پس آپ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور تحریک جدید کے وسعت کار کو دیکھتے ہوئے خود بھی اس جہاد میں شریک ہوں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی شریک کریں۔ ہاں یہ امر بھی ضرور ملحوظ رہے کہ یہ چندہ کی کم سے کم شرح ہے۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہے تو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

بعض لوگ عدم گنجائش کا اظہار کر دیتے ہیں لیکن بسا اوقات ان افراد نے بعض اس قسم کے اخراجات اپنے ساتھ چمٹا رکھے ہوتے ہیں جو فضول ہوتے ہیں اور ان کے بغیر بھی زندگی خوش اسلوبی سے گذر سکتی ہے اور ان اخراجات میں کمی کر کے خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً سینما بینی ... پرہیز کیا جائے۔ سگریٹ نوشی کو خیرباد کہا جائے۔ سادہ زندگی بسر کی جائے۔ آرائش و زیبائش سے پرہیز کیا جائے۔ کھانے میں اور شادی بیاہ کے موقع پر فضول اخراجات اور اسراف سے بچا جائے۔ ایسی سادہ زندگی بسر کر کے آپ معاشرہ میں سکون و اطمینان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں حصہ لے کر [illegible]

کہ ان گنت انعاموں کے وارث بن سکتے ہیں۔

تحریک جدید اور جماعتہائے احمدیہ بھارت

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ تحریک جدید کے چندہ سے قرآن کریم کے تراجم ہو رہے ہیں۔ براہ یاد رکھیں کہ خود ہمیں ہندوستان میں اسلامی لٹریچر خصوصاً قرآن پاک کا بعض دیگر زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اب تک ہم قادیان میں دو دفعہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ جو ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلموں کے ہاتھ میں جا چکا ہے جلاوہ ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات ہندی اور انگریزی میں شائع ہو کر غیر مسلموں کے ہاتھ میں پہنچ چکی ہے۔ اب قرآن کریم کا ہندی اور گورمکھی ترجمہ شائع کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ لہٰذا جماعتہائے احمدیہ بھارت کا فرض ہے کہ وہ تحریک کے اس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تا خدا کے مقدس کلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لائی جا سکے۔ اس کا سب سے بڑی ذمہ داری نئی پود پر عائد ہوتی ہے

عرض آخر میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے نہایت ہی خلوص سے امید کرتا ہوں کہ وہ دفتر دوم کے سوم کے مالی نظام کو بھی مضبوط کرنے کی کوشش میں اپنا وقت اپنا تن من دھن لگا دیں گے۔ اور اپنی ذہ بانوں کو بڑھا چڑھا کر اپنے خدا کے حضور پیش کریں گے مبارک ہیں وہ جو الٰہی تحریک میں خود بھی حصہ لیتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں اعزہ و اقربا اور دوستوں کو اس میں شامل کر کے خدا تعالیٰ کی ابدی راحتوں والی جنت کے وارث بنتے ہیں۔

اے خدا! تو جماعت کے سارے دوستوں کو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق و سعادت عطا فرما۔ آمین

جماعت احمدیہ ہاری پاری گام (کشمیر)

میدان عمل میں

رپورٹ مرتبہ غلام نبی صاحب ناظر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام

بدر میں شائع ہونے والی گذشتہ رپورٹوں سے احباب کو علم ہو چکا ہے کہ ان دنوں مبلغین سلسلہ کا وفد وادی کشمیر کے مختلف مقامات پر تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اُسے امسال بھی خدا تعالیٰ نے خدمت دین اور تبلیغ حق کا سنہری موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس سلسلہ میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کی ہاری پاری گام میں تشریف آوری پر دوسرے روز یعنی ۴ ظہور (اگست) ۱۳۴۷ ہش بروز سوموار مقامی احباب جماعت کا ایک اجلاس بلایا گیا جس میں مولوی صاحب موصوف نے اپنے پروگرام تربیتی و تبلیغی دورہ کی وضاحت کرتے ہوئے احباب سے مخلصانہ تعاون کی اپیل کی۔ ازاں بعد مختلف شعبہ ہائے تبلیغ و تربیت کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے احباب جماعت نے اپنی تجاویز پیش کیں جن کی روشنی میں مندرجہ ذیل لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

(۱) تعلیم القرآن کلاس کے اجراء کے لئے مکرم سیکرٹری صاحب تربیت کے سپرد تمام بچوں کی فہرست مرتب کرنے کی ڈیوٹی لگائی جائے۔ اسی طرح تمام احباب جماعت کو نمازوں کا پابند بنانے کے لئے ایک تبلیغی فہرست تیار کی جائے (۲) سیکرٹری صاحب امور عامہ جماعت کے بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرست مرتب کریں تا رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں مفید کارروائی عمل میں لائی جائے (۳) سیکرٹری صاحب تبلیغ ایسے غیر از جماعت کے اسماء نوٹ کریں جو وقف عارضی کی تحریک پر جانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح مرکز کی طرف سے لئے جانے والے امتحان کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا آغاز مجھے سلسلہ میں احباب کو تحریک کرنے اور امیدواروں کے ناموں کی فہرست مرتب کرنے کا کام بھی اُن کے سپرد کیا گیا۔ تربیتی لائحہ عمل کے علاوہ تبلیغی پروگرام بھی وضع کیا گیا جس پر بفضلہ تعالیٰ بہتر رنگ میں عمل ہو رہا ہے۔

مورخہ ۵ ظہور (اگست) ۱۳۴۷ ہش بروز اتوار زیر صدارت مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت ایک اور اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مستورات نے بھی بارعایت پردہ کثرت سے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کے سلسلہ میں پر زور الفاظ میں تحریک فرمائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اسلام میں عورت کا مقام کی وضاحت کی اور مستورات کو ان کے حقوق و فرائض کی بجا آوری کی طرف متوجہ کیا۔ آخر میں خاکسار نے مستورات کو مشورہ دیا کہ وہ تنظیم لجنہ کا قیام کریں جس پر تنظیم لجنہ قائم کی گئی والی۔ بعد ازاں صدر صاحب موصوف نے بعض ضروری ہدایات دیں۔ اور یہ اجلاس دعا کے بعد بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشے اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔

ضرورت محرر

دفتر ہذا کو ایک میٹرک پاس محرر کی ضرورت ہے جو اردو انگریزی بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ خواہش مند احمدی نوجوان جو انجمن تحریک جدید کی ملازمت میں آنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ ۱۳ ظہور ۱۳۴۷ ہش (اگست) تک مع نقل سرٹیفکیٹ دفتر وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوا دیں۔ تقرری کے بعد سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے تک مبلغ ۷۵ روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ چھ ماہ کے اندر سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنا ہو گا امتحان میں کامیابی کے بعد ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰-۶-۲۲۰ کے گریڈ میں ۹۰/- روپیہ تنخواہ ملے گی۔ اس کے علاوہ قادیان میں رہائش کی سہولت الگ ہو گی

لہٰذا خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوا دیں۔

(۱) نام مع ولدیت و مکمل پتہ

(۲) پیدائشی احمدی ہے یا خود بیعت کی ہے۔ خود بیعت کی صورت میں کب بیعت کیا ہے۔

(۳) عمر کیا ہے اور صحت کیسی ہے۔

(۴) نام جماعت جس کے ساتھ درخواست دہندہ کا تعلق ہے

(۵) نقل سرٹیفکیٹ مصدقہ۔

(۶) والدین یا سرپرست کی تحریری اجازت مع تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ

وکیل المال تحریک جدید قادیان

منظوری عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری از ماہ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش تا ماہ شہادت ۱۳۴۹ ہش (فروری ۱۹۶۸ء تا اپریل ۱۹۷۰ء) کے لئے دی گئی ہے۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نوٹ فرما لیں:-

(۱) مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

(۲) " محمد حنیف صاحب مالاباری جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

سابقہ قائد کا انتخاب جولائی ۱۹۶۷ء میں ہوا تھا۔ اور اس وقت سے یہ مجلس معطل پڑی تھی۔ اب مندرجہ بالا عہدیداران نامزد کئے گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نئے عہدیداران کو خوش اسلوبی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور نیز تمام خدام میں نیا جذبہ پیدا کرے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ قادیان

اعلان نکاح

قادیان ۲۰ ظہور (اگست) آج بعد نماز عصر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان نے مسجد مبارک میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر ابن رام بندہ دو صاحب کا نکاح عزیزہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ بنت مکرم بابو عبد الرزاق صاحب آف چندریڈی نیو سرکل گونڈہ (یو پی) کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور حسب موقع پر لطف خطبہ دیا۔ اور آخر میں درویشان سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر رنگ میں باعث برکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

درخواست دعا۔ میری اہلیہ کے بازو میں عرصہ دس سال سے درد ہے جس میں آجکل بہت شدت ہو گئی ہے یہاں تک کہ گھر کا کام کاج کرنے سے بھی معذور ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ اور جملہ احباب سے عاجزانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار گیانی عبد اللطیف
کارکن دفتر امور عامہ

افکار و آراء

معاصرین سے

(۱)

"ہم کہتے کہتے تھک گئے"

"... جب ہم دہلی کی مسلم خواتین کو دیکھتے ہیں کہ انہیں اپنے بچوں کی تعلیم کی کوئی فکر نہیں۔ اگر فکر ہے تو سینما گھروں پر ٹکٹ لینے کی توفیق جائے کہ وہ سینما کے پردوں کو نہیں دیکھتیں، ہماری آنکھوں میں سوئیاں چبھو تی ہیں اور ہمارا قلم چھین کر ہماری انگلیوں کو کاٹ ڈالتی ہیں۔

ہم چلاتے چلاتے ہار گئے کہ مسلمان اپنے طور پر ایک مشترکہ فنڈ قائم کریں جس سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے مسلم طلباء کی امداد ہو سکے۔ اور غریب طلبا کو فیس ادا کرنے، امتحان میں شامل ہونے اور آگے قدم بڑھانے کی ہمت ہو سکے۔ جو لوگ دولتمند ہیں ان کے کھیل دوسرے ہیں۔ لغتشنہ میں ہزاروں روپے پانی کی طرح بہا دیے گئے۔ عرسوں پر سالانہ کروڑوں روپے صرف کر دیے گئے۔ حتیٰ کہ جو مائشنہ عورتیں عرسوں کے موقع پر مزارات پر حاضری دیتی ہیں گانے کے وقت ان پر اپنی تھیلیاں کھول دی گئیں۔ مگر مشترک فنڈ قائم کرکے مسلمان لڑکیوں کے لئے کوئی کالج نہ کھول سکیں گے تاکہ وہ اسلامی ماحول میں رہتے ہوئے دنیاوی تعلیم سے فراغت پائیں۔ اور اصلاح و تبلیغ کا ذریعہ بن سکیں۔ کم از کم اپنی ذات کو ارتداد اور ناجائز شادیوں سے بچا سکیں واقعات کی رو سے یہ پروپیگنڈا مبالغہ سے خالی نہیں کہ مسلمان غریب ہیں اور ان کے پاس اتنی دولت نہیں کہ اجتماعی کاموں میں انشراح صدر کے ساتھ حصہ لے سکیں۔ مسلمان بھوکے نہیں مرتے۔ وہ مختلف پیشوں سے زیادہ سے زیادہ کماتے ہیں۔ اکثر مسلمان صنعت کار پچاس پچاس روپے روز کماتے ہیں۔ اگر ان سے کہیئے کہ دو روپیہ ماہانہ امداد میں دیا کریں تو ان کی روح سلب ہو جاتی ہے۔ اور ایسا منہ بناتے ہیں گویا ان پر قیامت ٹوٹنے ہی والی ہے۔ حالانکہ یہی لوگ جوئے بازی مسکرات اور سینما بینی پر اپنی ساری دولت خرچ کر دیتے ہیں مگر اجتماعی کاموں کا نام آتے ہی غریب اور نادار بن جاتے ہیں۔ سینماؤں پر مسلمانوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ غریب ہیں جب یہی لوگ اپنے بچوں کو گھوڑی چڑھاتے ہیں تو اپنی نیا ہی کا ریکارڈ مات کر دیتے ہیں۔ بے شرم بھی اتنے ہیں کہ شادی کی تقریب پر لاؤڈ اسپیکر کے بغیر چین نہیں پڑتا۔ آپ انہیں سمجھا کر دیکھئے ڈانٹ نکال کر دہ سوال و جواب کریں گے کہ غیرت و حمیت کو منہ چھپانے کے سوا کوئی راہ نہ مل سکے گی۔

ان ہی لوگوں نے ہمارے تعمیری اور اصلاحی خیالات کو نیلام پر چڑھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ ہم نے بیس سال تک اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر جھک ماری ہے۔ ہم ان کے لئے اپنے آپ کو خاک کر دیں تب بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ یہی مسلمان صنعت کار جو مختلف پیشوں میں منہمک ہیں اپنے اپنے علاقوں میں مشترک فنڈ قائم کرکے ملت کے نوجوانوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلا سکتے ہیں ..." (الجمعیۃ دہلی ۶۸/۸/۱۹)

(۲)

مسلمانوں کے مسائل

"مجلس مشاورت کے نام سے جو ادارہ وجود میں آیا تھا اس سے یہ توقع تھی کہ وہ مسلمانوں کے مختلف اور متعدد مسائل کو زیر غور لائے گی لیکن یہ جماعتی گروہ بندی کا شکار ہو گئی اور اس کے ایک گروہ نے اسے سیاسی مقصد براری کے لئے یعنی اسے ناجائز طور پر استعمال کرکے اسمبلیوں اور پارلیمنٹوں میں جانے کا ذریعہ بنا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ افادیت ختم ہو گئی۔ اور وہ بھی اپنی چمک، دمک کھو بیٹھی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک کوئی ایسی مؤثر لیڈر شپ نہیں ابھرتی جو مسلمانوں کے مسائل کو خلوص سے اپنے ہاتھ میں لے اس وقت تک مسلمانوں کے اندر بیداری اور احساس پیدا ہونا مشکل ہے سوال یہ ہے کہ مؤثر لیڈر شپ کس طرح معرض وجود میں آسکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اپنے وقت پر ہی پیدا ہوگی۔ لیکن اس مؤثر لیڈر شپ کے وجود میں آنے سے پہلے بھی مسلمان چاہیں تو بہتیرے مسائل مشترکہ طور پر کوشش کرکے حل کر سکتے ہیں۔

اس ضمن میں سب سے پہلی چیز جو سامنے آتی ہے وہ تعلیم کا میدان ہے۔ تعلیمی میدان میں کسی مؤثر لیڈر شپ کی ضرورت نہیں ہے یہ وہ میدان ہے جسے سر کر لیا جائے تو مسلمانوں کی بہت سی پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اگر بڑے پیمانہ پر نہیں تو چھوٹے پیمانہ پر مدرسے اسکول اور کالج کھولے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم مسلمانوں کی غربت اور افلاس کا عذر سننے کے روادار نہیں ہیں کیونکہ ہماری آنکھوں کے سامنے مسلمان اتنے سارے مشغلوں پر کثیر رقمیں صرف کر دیتے ہیں جو صرف اسراف اور فضول خرچی کی مد میں آتی ہیں۔ وہیں سے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ سب سے پہلے اپنے اندر احساس پیدا کریں۔ احساس پیدا ہو گیا تو کسی کام کا بننا کچھ مشکل نہیں۔

("آفتاب" بحوالہ الجمعیۃ دہلی ۶۸/۸/۱۹)

(۳)

سُنتے ہو مگر عمل نہیں کرتے

"... ہندی پڑھنا تو دینے بھی ضروری ہے کہ وہ ملک کی زبان ہے اور مسلمان کسی زبان سے چھوت چھات نہیں کرتا چہ جائیکہ ہندی سرکاری زبان بھی ہو۔ ہندی پڑھنے والے مسلمان سب سے زیادہ نمبروں سے پاس ہوتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا ہے اس میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ المیہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی ثقافتی زبان اردو سے اپنا ناتہ منقطع کر رہے ہیں۔ اس طرح اسلامی ثقافت، اسلامی روایات، اسلامی تاریخ اور اسلامی لٹریچر سے بھی ان کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ جانتے ہو کہ کسی وقت اس کے ڈانڈے ارتداد سے بھی مل سکتے ہیں۔ پھر مسلمان کے پاس کیا رہ جائے گا؟

مسلمانوں کا متمول طبقہ سب سے زیادہ بے حس ہے اس کی دولت کسی شریف دوسرے ہی کے کام آتی ہے کیا کسی شہر کے ایک درجن متمول مسلمان غیر مفید اور غیر اسلامی مصارف کو بند کرکے ایک دو لاکھ روپیہ یکجا جمع نہیں کر سکتے۔ ؟ اس مختصر سے فنڈ کو ملت کی ضروریات میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ کتنے مسلمان بچے جو بوسیدہ کپڑوں میں لپٹے ہوئے اسکولوں کی طرف جاتے ہیں۔ کسی کے پاس لکھنے پڑھنے کا سامان نہیں کسی کے پاس اتنی مقدرت نہیں کہ وہ وقت پر اسکول کی فیس ادا کر سکے۔ اور داخلہ کے وقت [illegible] مہیا کر سکے۔ ایسے ہونہار بچوں کی ضروریات اس مختصر فنڈ سے پوری ہو سکتی ہیں۔ [illegible] دیکھا دیکھی دوسروں کو بھی شوق ہوگا اور وہ بھی ایسا فنڈ قائم کرکے تعلیم پانے والے بچوں کی [illegible]

ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کی جس گلی سے نکل جائیے صبح کی نماز کے بعد ہر گھر سے تلاوت قرآن کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آج گھر گھر ریڈیو کے گانوں سے گونجتا ہے اور یہ اس حالت تک جا پہنچے کہ مسلمان بچوں کو ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم بھی نہیں دی جاتی۔ کیا چند مسلمان یہ ذمہ داری نہیں لے سکتے کہ گھر گھر جا کر بچوں کے والدین کو ترغیب دیں کہ وہ صرف ایک گھنٹہ اپنے بچوں کو قرآن پاک سکھانے کا انتظام کریں ہمارا تجربہ ہے کہ جو مسلمان لڑکیاں ناظرہ قرآن کریم پڑھ لیتی ہیں ان میں قدرتی طور پر اسلامی غیرت اور احساس گھر کر لیتا ہے اور وہ خطرناک مواقع پر خود کو بچا لیتی ہیں۔ اور جو مسلمان لڑکیاں سیدھی سکول میں داخل ہوتی ہیں ان میں جذبۂ غیرت کم ہو جاتا ہے اور جب انہیں کالجوں کی ہوا لگتی ہے تو بعض کو غیر مسلموں سے شادی کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ کیا چند غیرت مند مسلمان اپنی بستی میں سروے نہیں کر سکتے کہ آجکل مسلمان گھروں میں قرآن خوانی کا کیا حال اور کیا تناسب ہے۔ ؟ اگر اس کے بعد انہیں کام کرنے کی گنجائش نظر آئے تو وہ خواہ بچوں کے والدین کو ترغیب دیں یا خود اپنے طور پر کوئی انتظام کریں کہ وہ اپنے بچوں کو ابتدائی مرحلہ میں قرآن کریم ضرور ختم کرائیں اس کے بعد جس اسکول میں چاہیں انہیں داخل کرائیں۔

یہ بھی ایک کام ہے بلکہ بہت بڑا کام ہے کہ سینما دیکھنے والی لڑکیوں اور خواتین کا سروے کیا جائے پھر ان کے شغل بے مصرف کے اسباب معلوم کئے جائیں کہ آیا خود والدین انہیں سینما بینی کا چسکہ لگاتے ہیں یا اپنی سہیلیوں کے ذریعہ وہ یہ راہ اختیار کرتی ہیں۔ آزادی سے پہلے جس طرح سگریٹ اور حقہ نوشی کو مردوں کا پیدائشی حق سمجھا جاتا تھا اور خواتین اس کا تصور تک نہ کر سکتی تھیں۔ اسی طرح سینما بینی کو بھی مردوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ اور مرد بھی وہ جنہیں دوسرے لوگ اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے تھے۔ اور خواتین کے بارے میں تصور تک نہ ہو سکتا تھا کہ وہ سینما ہاؤس کے دروازے پر جا کر کھڑی ہو سکتی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ صرف دہلی کے مسلمان مرد اور خواتین روزانہ دس ہزار روپے سینما ہاؤس کی نذر کر دیتے ہیں۔ یہ دس ہزار روپیہ تو یہ مسلمانوں کے کیسے کیسے کام بنا سکتا ہے۔ غرض یہ بھی ایک کام ہے۔

آج ہماری نظر "ماہنامہ القریش آزادی نمبر" پر پڑی اس میں ایک مضمون کا عنوان یہ ہے "شادیوں میں رسوم قبیحہ، گھوڑے جوڑے اور جہیز کے مطالبات ترک کئے جائیں" کام کرنے کی ایک راہ یہ بھی ہے کہ آپ غیر اسلامی اور برباد کن رسموں سے مسلمانوں کو نجات دلائیں۔ کوئی سنے یا نہ سنے آپ کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ یہ نہ دیکھئے کہ آپ کا قدم کامیاب اٹھتا ہے یا ناکام رہتا ہے۔ عیسائی مشنری اسکول کھولتے ہیں۔ ہسپتال قائم کرتے ہیں۔ لائبریریوں کا جال بچھاتے ہیں اور سالانہ کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے بعد دو درجن لوگ عیسائی بنتے یا نہیں۔ یہ بھی ان کی کامیابی ہے کہ ہسپتالوں اور اسکولوں کے ذریعہ کچھ لوگ اپنے مذہب پر قائم نہ رہیں۔ نہ بنیں عیسائی کوئی پرواہ نہیں۔ کام کرنے والے مسلمان کو بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے اور ناکامی سے کبھی نہ گھبرانا چاہیئے۔" (الجمعیۃ دہلی ۶۸/۸/۲۱)

فارم اصل آمد - دفتر ہذا کی طرف سے تمام موصیوں کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے گئے تھی۔ [illegible] موصیوں کی طرف سے ابھی تک فارم پر ہو کر واپس نہیں آئے۔ ایسے موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ فارم جلد مکمل کرکے ارسال فرمائیں تاکہ ان کا سالانہ حساب انہیں بھجوایا جا سکے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

آخری قسط

کفنِ مسیح — عصائے موسیٰؑ کے بعد ردائے عیسیٰؑ

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

٥ مسیح باغباں کے لباس میں

حکیم نقادیمس اور یوسف نے محسوس کیا کہ مسیح کا اب یہاں رہنا قرینِ مصلحت نہیں۔ کاہنوں کے جاسوس تعاقب میں لگے ہیں۔ اس لئے یہ طے پایا کہ ان کو کسی محفوظ مقام میں منتقل کر دیا جائے۔ مسیحیوں کو یہ خیال مستار ہا تھا کہ یہودیوں کو مسیح کی زندگی کا سراغ نہ مل جائے ورنہ پھر ان پر مصائب کے وہی پہاڑ توڑے جائیں گے۔ اس خطرے کے مدنظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ وہ اس غار سے بھیس بدل کر نکل جائیں۔ چنانچہ پہلے وہ حنوط شدہ کپڑا جو صلیب کے بعد ان کے جسم پر لپیٹا گیا تھا غار میں ہی اتار دیا گیا اور ان کو ایک باغباں کا لباس دیا گیا۔ وہ یہ لباس پہن کر غار سے نکل آئے اور یروشلم کی طرف چل پڑے۔

٥ غار میں پطرس کو کفن ہی کفن نظر آیا

تھوڑی دیر کے بعد جب پطرس اپنے ایک برادرِ طریقت کے ساتھ مسیح کی خیریت معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ غار میں "کفن ہی کفن" ہے۔ خود مسیح موجود نہیں ہیں۔

(لوقا ۲۴/۱۲ ۔ یوحنا ۲۰/۱۰-۵)

یہ جناب مسیح کی وہ سرگزشت ہے جس کے بعض اجزاء متفرق طور پر اور بعض الگ الگ اناجیلِ اربعہ اور مکتوبِ اسکندریہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

٥ فوٹو اور سرگزشت میں مطابقت

اس سرگزشت میں وہ تمام باتیں آگئیں جن کی نشاندہی اس "جامۂ مقدس" کا مطالعہ کرنے والے سائنسدانوں نے کی ہے۔ پیشانی اور کندھوں کا زخمی ہونا۔ گال پر ایک چوٹ کا نشان۔ کندھوں پر بوجھل چیز اٹھانے کی خراش۔ ہاتھوں میں میخیں ٹھونکے جانے کی نشانی۔ بائیں پسلی کے نیچے ایک زخم۔ اور اس سے خون اور پانی بہنے کی علامت۔ زور زور سے سانس لینے کے آثار۔

٥ مرہمِ عیسیٰؑ کے اجزاء

اور پھر یہ دریافت کہ یہ کپڑا جو کفنِ مسیح کہلاتا ہے ایک حنوط شدہ کپڑا ہے اس پر ایسا مصالحہ لگایا گیا ہے کہ اگر اس کا امتزاج امونیا گیس سے ہو جائے تو جس چیز میں یہ مصالحہ لگا ہوگا اس میں فوٹو پلیٹ کی اہمیت پیدا ہو جائے گی۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران نازیوں کے نیاز خانے Concentration Camps میں اس کا بارہا تجربہ کیا گیا۔ قیدی کو شدید جسمانی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ اس سے جو پسینہ نکلا۔ اس پر امونیا گیس اور مصبر کا پوڈر ڈالا گیا۔ تو اس کا جسم فوٹو پلیٹ کی طرح ہو گیا۔ اور جسم پر پسینے کے نشانات پڑ گئے[۵]۔ غرض یہ اتفاقی حادثہ تھا یا قدرتی تصرف کہ یروشلم میں زلزلہ آنے کے باعث مسیح کے غار میں امونیا گیس بھر گیا۔ وہ مصالحہ جو بقول انجیل یوحنا ۱۹/۳۸ مُر اور عود یعنی مصبر اور اگر سے تیار کیا گیا تھا فوٹو کی حساس پلیٹ بن گیا اور مسیح کے نقوش کپڑے پر ابھر آئے۔

٥ واقعات و تشریحات میں مطابقت

سائنس دانوں کے ان انکشافات کے بعد جب ہم "تاریخِ مذاہب" میں کسی ایسے آدمی کی تلاش کرتے ہیں جو ایسے مصائب و آلام کا شکار ہو کر ایک حنوط شدہ کپڑے میں لپیٹا گیا ہو تو مسیحِ ناصری کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا اگر محض اس فوٹو کے نشانات اور دھبوں کی تشریحات کی مدد سے "صاحبِ کفن" کی سرگزشت مرتب کریں تو اسے پڑھ کر بے اختیار زبان پر آئے گا کہ یہ "مسیح ناصری" کی سرگزشت ہے۔

٥ تصرفِ الٰہی

اناجیلِ اربعہ، مکتوبِ اسکندریہ، اور کفنِ مسیح کی روایات و تحقیقات میں جیسی مطابقت پائی جاتی ہے اسے ہم قدرت کی کاریگری کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ حکیم نقادیمس نے تو وہ دوا محض مسیح کو صحت مند و تندرست بنانے کے لئے بنائی تھی مگر وہ تو واقعی بیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کے مطابق ایک معجزہ ثابت ہوئی۔ اور اس پر مسیح کے خدوخال اس طرح منقش ہو گئے کہ دیکھنے والا آج بھی ان کی مدد سے ان پُرآلام و غمناک دنوں کی تاریخ مرتب کر سکتا ہے۔

٥ تصویری زبان

یہ جامۂ مقدس "تصویری زبان" میں مسیح کے اس دورِ زندگی کے واقعات بتا رہا ہے اور یہ زبان ایسی کامل اور پُرگو ہے کہ یہ کپڑا ہو بہو مسیح کے واقعاتِ زندگی کی تصویر معلوم ہوتا ہے۔ اس کپڑے نے اپنی "تصویری زبان" کے ذریعہ "تاریخِ مسیح" کے چہرے سے نقاب الٹ دی ہے۔ وہ حقیقت جو اس کے تاروں میں چھپی تھی انیس سو سال کے بعد بے جان کیمروں کی آنکھوں نے دیکھی۔ اور آج وہ کیمرے کی پلیٹ پر منعکس ہو کر ساری دنیا کے سامنے ان کے مقدس چہرے سے نقاب الٹ رہی ہے۔ حتیٰ کہ یہ کفن اب مسیحی حلقوں میں بجا طور پر "پانچواں صحیفہ" کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے۔

٥ ردائے عیسیٰؑ

ان تفصیلات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ کپڑا جو کفن کہلاتا ہے حقیقت میں ایک چادر ہے اس لئے اسے کفنِ مسیح کی بجائے "ردائے عیسیٰؑ" کہنا قرینِ صحت ہوگا۔ مسلمان ادیبوں کو مبارک ہو کہ اسلامی ادب میں "عصائے موسیٰؑ" کے بعد "ردائے عیسیٰؑ" کے محاورے کا اضافہ ہو گیا۔ مسلمان ادباء و شعراء خصوصاً احمدی ادیبوں اور شاعروں کو چاہیئے کہ اب وہ اپنے نثری و شعری جواہر پاروں میں اس محاورے کا استعمال کریں تا آنکہ جس طرح موسیٰؑ کے مقابل عیسیٰؑ کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ہے "عصائے موسیٰؑ" کے مقابل "ردائے عیسیٰؑ" زیادہ مشہور ہو جائے۔

اب میں ناظرین کی توجہ پھر اس اعتراض کی طرف مبذول کراتا ہوں کہ "ردائے عیسیٰ" پر جو شبیہ دریافت کی گئی ہے وہ مسیحؑ کے علاوہ کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے۔ مذکورہ بالا تشریحات کے بعد اس اعتراض کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

اب مسیحیوں کو چاہیئے کہ اس چادر کی تاریخی حیثیت پر جرح و قدح کرنے کی بجائے اس حقیقت کو تسلیم کریں جو یہ چادر تصویری زبان میں پیش کر رہی ہے۔

٥ دوسرا اعتراض

اس چادر پر ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ اگر "صاحبِ جامہ" مسیح ہے تو کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس چادر پر کسی آرٹسٹ نے مسیح کی تصویر بنائی ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آرٹسٹ جب کوئی تصویر بناتا ہے تو اس پر اس کے برش کے نشانات ضرور نظر آتے ہیں۔ مگر اس کپڑے پر جو تصویر ہے اس کا ہر چند محدب عدسہ Magnifying Glass سے معائنہ کیا گیا۔ مگر اس پر برش کا کوئی نشان نظر نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ پینٹ Paint نہیں بلکہ پرنٹ Print ہے۔ یعنی کسی مصور نے اس چادر پر رنگ نہیں بھرا ہے بلکہ مسیح کے خدوخال کے نقوش محض اس مصالحہ کے باعث اس چادر پر چھپ گئے ہیں جو مسیح کو اوڑھانے سے پہلے اس پر لگایا گیا تھا۔

قرآن مجید کی آیت کریمہ

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

کی جیسی بلیغ تفسیر یہ "ردائے عیسیٰؑ" اپنی "تصویری زبان" میں پیش کر رہی ہے اس سے بہتر تفسیر کون فصیح اللسان مفسر کر سکتا ہے؟؟؟

ختم شد

[۵] سنڈے اسٹینڈرڈ بمبئی مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۷ء مضمون "کفن سے مسیحؑ کی شخصیت پر روشنی پڑتی ہے"

تصحیح:۔ مضمون "کفنِ مسیح" کی قسطِ اول ۱۵ ظہور (اگست) کے بدر میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے پہلے کالم میں انجیل یوحنا کے نیچے یہ درج ہے کہ کفنِ مسیح پر جو دوا لگائی گئی ہے وہ عنبر اور عود سے تیار کی گئی تھی۔ عنبر کی جگہ مصبر ہونا چاہیئے تھا۔ عنبر غلط ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔ ایڈیٹر

منظوری عہدیداران جماعتِ احمدیہ کلکتہ

جملہ احباب جماعت کلکتہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احباب جماعتِ کلکتہ کی بطور امیر و نائب امیر منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے اور جماعت کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

۱۔ امیر۔ مکرم سید کریم بخش صاحب ۔ ۲۵ سی مہر علی موجو سٹریٹ کلکتہ نمبر ۲۷
۲۔ نائب امیر مکرم محمد نور عالم صاحب ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۷

ناظر اعلیٰ قادیان

اہم خبروں کا خلاصہ

بخارسٹ ۲۶ اگست۔ رومانیہ کی خبروں کی ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ روس مشرقی جرمنی پولینڈ، ہنگری اور بلغاریہ کی فوجوں نے چیکوسلواکیہ سے ہٹنا شروع کر دیا ہے۔ یوگوسلاوی خبر رساں ایجنسی تن یگ کے مطابق ماسکو میں چیکوسلواکیہ اور روسی لیڈروں میں سمجھوتہ کل ہی ہو گیا تھا۔ مگر اس کا اعلان اس لئے نہیں کیا گیا تھا کیونکہ پولینڈ، ہنگری، بلغاریہ اور جرمنی نے اس پر دستخط کرنے تھے۔ اور ان کے لیڈر کل ماسکو نہ پہنچ سکے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ جن شرائط پر سمجھوتہ ہوا ہے یہ وہی ہیں جو چیکوسلواکیہ کے سرحدی مقام پر براسلاوا میں بات چیت کے دوران طے ہوئی تھیں۔

نئی دہلی ۲۷ اگست۔ مرکز کے سابق وزیر برائے پٹرولیم و کیمیکلز شری اشوک مہتہ نے آج لوک سبھا میں ایک بیان میں کہا کہ وہ وزارت سے اس لئے مستعفی ہوئے کیونکہ وہ کانگرسی ممبر شریمتی سچیتا کرپلانی کی اس تحریک کے خلاف ووٹ نہیں دینا چاہتے تھے کہ چیکوسلواکیہ پر روس اور اس کے اتحادیوں کا قبضہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی ہے۔

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ دہلی میں متعینہ چیکوسلواکی ناظم الامور شری ہمیل نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ماسکو میں ان کے ملک کے لیڈروں اور روسی لیڈروں کے درمیان جاری بات چیت تب ہی کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ پہلے جب دو شرط پوری کی جائے کہ چیکوسلواکیہ سے وارسا پیکٹ ممالک کی فوجیں واپس بلائی جائیں۔

ہمیل نے اپنے سفارت خانہ کے ممبروں کی طرف سے بھارت کے ان ممبران پارلیمنٹ و دیگر پارٹیوں کا شکریہ ادا کیا جہاں انہوں نے اس سنکٹ میں ان کے ملک سے ہمدردی ظاہر کی تھی۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ سیکورٹی کونسل میں ووٹنگ کے دوران بھارت نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے ہمیں بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ اور یہ انہوں نے اپنے جذبات سے خارجہ سیکرٹری شری راجیشور دیال کو مطلع کر دیا ہے۔

احمد آباد ۲۵ اگست۔ مسز تارکیشوری سنہا ایم۔ پی نے آج یہاں کہا کہ چیکوسلواکیہ کے معاملہ پر کانگرسی ممبروں نے جس تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس سے بات بالآخر ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ اکثر کانگرسی ممبران پارلیمنٹ روسی مداخلت کی مذمت کرنی چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ایک خاص میٹنگ بلائی جائے۔ جس میں خارجہ پالیسی پر غور کیا جائے۔

پیرس ۲۵ اگست۔ فرانس نے بحر پیسفک کے جنوبی علاقہ میں ہائیڈروجن بم کا اپنا پہلا تجربہ کر لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ تجربہ کامیاب رہا۔ ساڑھے آٹھ سال پہلے فرانس نے ایٹمی تجربات کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اب فرانس پورے طور پر ایک ایٹمی طاقت بن گیا ہے۔

دہلی ۲۶ اگست۔ سنیکت سوشلسٹ پارٹی کی نیشنل کمیٹی نے آج اپنے چیئرمین شری ایم جوشی کو پرجا سوشلسٹ پارٹی کے ساتھ ادغام کی بات چیت کرنے کا اختیار دے دیا۔ چنانچہ آپ شری گورے صدر پی۔ ایس۔ پی کے ساتھ بات چیت کریں گے۔

درخواستہائے دعا

● خاکسار کے ماموں سید فضل الرحمن صاحب پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ عرصہ دو تین سال سے مختلف عوارض سے دوچار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بدستور ہے۔ معذور پڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں

خاکسار سید عبد القیوم کٹک بھونیشور

● مورخہ ۱۳ ظہور (۱۳ اگست) کو خدا تعالیٰ نے مجھے نواسی عطا فرمائی ہے۔ جو عزیز مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب خادم سلسلہ کی لڑکی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں عزیزہ نومولودہ کی درازی عمر اور نیک صالح، خادمہ دین بننے کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید غلام احمد احمدی سونگڑہ
ضلع کٹک (اڑیسہ)

جماعتی چندوں کے بارہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

(۱)

احباب جماعت کے نام اضافہ چندوں کے لئے:

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزار گنا تمہیں ملیگا اور دنیا کی ساری دولت کھنچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو تا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جا سکیں اور ساری مخلوق اسلام میں داخل ہو جائے۔ اب کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔"

(۲)

عہدیداروں کے نام۔۔۔۔ بقایاداران۔ و ریلے شرح افراد کیلئے:

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ میں کمی کا بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے اسی طرح جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان مال جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی روحانی اور تربیتی اصلاحات کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے تا کہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

(۳)

زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق:

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف بار بار قرآن میں توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہے لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے۔"

(۴)

ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق:

"جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اور جو شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔"

احباب کرام و عہدیداران حضور رضی اللہ عنہ کے یہ ارشادات پڑھیں اور ان کی تعمیل میں اپنی ذاتی اور خاندانی مشکلات کے مقابل پر سلسلہ کی مشکلات کا زیادہ خیال رکھیں۔

ناظر بیت المال قادیان

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب!

قادیان ۱۵ اگست کے تاریخی دن مقامی طور پر احاطہ دفتر میونسپل کمیٹی میں یوم آزادی کی تقریب حسب سابق بڑی شان سے منائی گئی۔ اور باوجود سخت بارش کے احباب جماعت بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ نو بجے صبح جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق ڈپٹی منسٹر پنجاب جو ہمارے علاقہ کے صاحب اثر و رسوخ اور ہر دلعزیز ایم۔ ایل۔ اے ہیں نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر مقامی پولیس نے جھنڈے کو سلامی پیش کی اور پھر یوم آزادی کے جلسے کا پروگرام شروع ہوا۔

آزادی کی خوشی میں بہت سی نظمیں اور قومی گانے اور ترانے گائے گئے۔ آخر میں جناب سردار ستنام سنگھ صاحب نے آزادی کے بارہ میں اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(نامہ نگار خصوصی)

شاہجہانپور میں صوبائی کانفرنس

صوبہ اُترپردیش (یوپی) کی احمدی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

بتاریخ ۴ - ۵ ر نبوت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۴ - ۵ ر نومبر ۱۹۶۸ء

احباب جماعت ہائے احمدیہ اُترپردیش (یوپی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بمطابق احمدیہ شاہجہانپور کی درخواست پر نظارت دعوت و تبلیغ نے اترپردیش کی صوبائی کانفرنس ۴ - ۵ ر نبوت ۱۳۴۷ ہجری شمسی مطابق ۴ - ۵ ر نومبر ۱۹۶۸ء شاہجہانپور میں منعقد کئے جانے کی منظوری دے دی ہے۔ صوبائی کانفرنس کے انعقاد کے لئے جماعت شاہجہانپور ابھی سے انتظام شروع کر رہی ہے مرکز کی طرف سے علمائے کرام کانفرنس میں شرکت کریں گے احباب جماعتہائے احمدیہ اُترپردیش سے درخواست ہے کہ وہ ان تاریخوں میں صوبائی کانفرنس میں شریک ہوکر اسے کامیاب بنائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نوٹ:۔

جماعتیں اس کانفرنس کے سلسلہ میں خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔
مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی۔ احمدی اینڈ کو۔ محلہ بہادر گنج۔ شاہجہانپور

Dr. Mohammad Abid Sahib Qureshi
Ahmadi & Co Bahadar Ganj
Shahjahanpur (U.P.)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ ۲۰ دیوانی

عدالت جناب شری جیت رام ڈسٹرکٹ جج کانگڑہ مقام دھرمسالہ

بمقدمہ نمبر سول اپیل نمبر ۲۵۲ سنہ ۱۹۶۷ء

شری محمد بیگ ولد احمد بیگ مسلمان محلہ کشمیری چمبہ ٹاؤن

بنام

شری بالکشن ولد وینا دائل مہاجن ساکن محلہ پیپٹ چمبہ شہر چیف ریسپانڈنٹ

مشتہار اخبار بنام قائمقامان محمد بیگ شریمتی رشیدہ بائی زوجہ جعفر خاں کوٹھی نمبر ۸ کنال پارک لاہور پاکستان

(۲) رکیا بانو زوجہ محمد رمضان چمبہ ہاؤس لاہور پاکستان

(۳) مبارک بیگ ولد محمد بیگ گلی نمبر ۸ ہاؤس نمبر ۱ کنال پارک لاہور

(۴) شبیر بیگ۔ سعید بیگ پسران مبارک بیگ نابالغان زیر ولایت مبارک بیگ گلی نمبر ۸ ہاؤس نمبر ۱ کنال پارک لاہور۔ رحیم بیگ ولد حسین بیگ کوٹھی نمبر ۸ کنال پارک لاہور پاکستان قائمقامان محمد بیگ نان اپیلانٹ۔

اپیل زیر دفعہ ۱۵ (بی) آف ایسٹ پنجاب اربن رینٹ ریسٹرکشن ایکٹ کی مقدمہ متذکرہ عنوان بالا میں شری محمد بیگ اپیلانٹ فوت ہوچکا ہے اور جس کے قائمقامان کی اصالتاً تعمیل ہونی مشکل نظر آتی ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام قائمقامان محمد بیگ شائع کیا جاتا ہے کہ وہ مقدمہ ہذا کی پیروی کے لئے اصالتاً وکالتاً حاضر عدالت بتاریخ ۲۱ ر ستمبر ۱۹۶۸ء بمقام سرکٹ ہاؤس چمبہ آویں بصورت دیگر کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

آج بتاریخ ۱۴ ر اگست ۱۹۶۸ء بہ دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط ڈسٹرکٹ جج کانگڑہ
مقام دھرمسالہ

مہر عدالت

امتحان کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اسلامی کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان ۲۷ ر اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار ہوگا۔ یہ کتاب ۹۵ صفحات پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معرکۃ الآراء لیکچر ہے اور بیش بہا علمی اور قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک علمی خزانہ ہے جس سے ہر احمدی مرد اور عورت کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ کتاب موازی ۵۰ پیسے میں مکرم عبد العظیم صاحب مالک احمدیہ بکڈپو قادیان سے مل سکتی ہے ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

دوست ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کردیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں اور اپنے ناموں سے مع ولدیت نظارت ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کے نام ریکارڈ کئے جا سکیں مبلغین کرام۔ امراء۔ صدر صاحبان سیکرٹریان تبلیغ، زعماء و ناصرین صاحبان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے امیدواروں کی فہرست مع ولدیت مکمل کرکے جلد از جلد نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ اور اسی طرح امیرات اور ممبرات لجنہ اماء اللہ سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کی فہرستوں سے جلد اطلاع دیں گی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ علاج جاری ہے لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار

جمال احمد عباسی
کارکن نظارت بیت المال